الاربعین

(رسالہ تعمیر سیرۃ)

رشحات قلم:

ڈاکٹر خاور حسین گوندل

پی ایچ ڈی (عربی) جامعہ پنجاب لاہور

ایم اے (عربی) ایم اے (علوم اسلامیہ)

ایل ایل بی، بی ایڈ، تدریب المعلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عنوان:

الاربعین

(رسالہ تعمیرِ سیرۃ)

رشحاتِ قلم:

ڈاکٹر خاور حسین گوندل

پی ایچ ڈی (عربی) جامعہ پنجاب لاہور

ایم اے (عربی) ایم اے (علومِ اسلامیہ)

ایل ایل بی، بی۔ایڈ، تدریب المعلمین

کتاب منگوانے کا پتہ: مکان نمبر B18/700 مسلم پورہ آمین آباد سرگودھا روڈ گجرات

فون نمبر: 0333-8458709

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب .... الاربعین (رسالہ تعمیرِ سیرۃ)

رشحاتِ قلم .... ڈاکٹر خاور حسین گوندل

زیرِ صدارت .... پروفیسر علی محمد ضیاء

مشاورت .... عبدالرحمٰن گوندل (اٹلی) ایم اے (عربی)
ایم اے (علومِ اسلامیہ)، ایم۔ایڈ

سایۂ عاطفت .... جناب منیر مسعود مارتھ PSP/PPM
ایس ایس پی پنجاب ہائی وے پٹرول،
گوجرانوالہ ریجن۔

مجلسِ ادارت .... عمران الحق مرزا، عبدالسنان گوندل (اٹلی)
وسیم احمد (سپین)، نعیم احمد گجرات، احمد افضال مرزا
محمد آفتاب گجرات، شفقات منظور پھالیہ

اشاعتِ اوّل .... جون ۲۰۱۱ء

تعداد .... تین ہزار

کمپوزنگ .... محمد شفیق گوجرانوالہ، نعیم احمد گجرات

ناشر .... ضیاء ایجوکیشنل سوسائٹی گجرات
0300-6236591

مطبع .... وائیٹل پرینٹنگ پریس گجرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اَللّٰھُم بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

انتساب

(..............والدین کے نام..............)

.....رب ارحمھما کما ربینی صغیرا (القرآن)

ترجمہ: اے میرے رب! ان دونوں (والد/والدہ) پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

(بنی اسرائیل:۲۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
باب نمبر ۱۷:	خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے فضائل کا بیان	۴۶
باب نمبر ۱۸:	اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق کے بارے میں بیان	۴۹
باب نمبر ۱۹:	بندہ مومن کے حقوق کے بارے میں بیان	۵۱
باب نمبر ۲۰:	حصول علم کی تلقین وترویج کے بارے میں بیان	۵۳
باب نمبر ۲۱:	سلام کرنے کے آداب اور فرضیت کے بارے میں بیان	۵۵
باب نمبر ۲۲:	مجلس کے آداب کے بارے میں بیان	۵۷
باب نمبر ۲۳:	گھر میں داخلے کے لئے اجازت طلب کرنے کے بارے میں بیان	۵۹
باب نمبر ۲۴:	حُسنِ اخلاق اور عظمتِ کبریائی کے بارے میں بیان	۶۲
باب نمبر ۲۵:	صلہ رحمی اور مخلوق پر رحمت وشفقت کا بیان	۶۵
باب نمبر ۲۶:	اولاد کے اچھے نام رکھنے کے بارے میں بیان	۶۷
باب نمبر ۲۷:	صدقہ جاریہ کی فضیلت کے بارے میں بیان	۶۹
باب نمبر ۲۸:	چھینک اور جمائی کے آداب وفضائل کے بارے میں بیان	۷۲
باب نمبر ۲۹:	وضو اور غسل کے فرائض کے بارے میں بیان	۷۵
باب نمبر ۳۰:	طہارت خانہ کے آداب کے بارے میں بیان	۷۹
باب نمبر ۳۱:	ہر کام کے داہنے ہاتھ سے کرنے کے بارے میں بیان	۸۱
باب نمبر ۳۲:	جمعہ کے دن کے مسنون اعمال کرنے کا بیان	۸۲
باب نمبر ۳۳:	ناخن کاٹنے اور جوتا پہننے کے طریقے کا بیان	۸۵
باب نمبر ۳۴:	کپڑے پہننے کے طریقے کار کے بارے میں بیان	۸۷
باب نمبر ۳۵:	پانی پینے کے مسنون طریقہ کار کے آداب وفضائل کے بارے میں بیان	۸۹
باب نمبر ۳۶:	خوشبو لگانے کا مسنون طریقہ اور آداب کے بارے میں بیان	۹۱
باب نمبر ۳۷:	غصہ فرو کرنے کے بارے میں بیان	۹۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اربعین کا تعارف:

اربعین کا معنی ''چالیس'' ہے اور اِدھر اس سے مراد چالیس احادیث ہیں حدیثِ مبارکہ میں چالیس احادیث اُمت تک پہنچانے کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایسا شخص قیامت کے دن فقہاء شہداء کے زمرے میں اُٹھایا جائے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے اور اس کے حق میں گواہی دیں گے۔ نیز دُنیا میں اسے یہ اعزاز نصیب ہوگا کہ اس کا نام طبقہ علماء میں لکھ لیا جائے گا۔

احادیث کے مبلغ کے لیے رحمتِ دو جہاں شفیع عاصیاں ﷺ نے خصوصی دُعا بھی فرمائی ہے ظاہر ہے کہ آپ ﷺ کے محبوب و مبارک ہونٹوں سے نکلے ہوئے الفاظ وکلمات کے ردّ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہر بات قبول ہوتی ہے اس لئے یہ دُعا بھی کسی شک وشبہ کے بغیر قبول ہے اور مبلغِ حدیث کو واقعتاً یہ عزت نصیب ہوتی ہے اور وہ اپنی زندگی میں اس کے اثرات اور اس کی برکات واضح طور پر محسوس کرتا ہے حدیث پاک میں آتا ہے۔ ''اللہ تعالیٰ اُس مردِ مومن کو رونق وتازگی اور حُسن وخوبی عطا فرمائے جس نے میری حدیث سنی پھر اسے یاد رکھا اور بعینہٖ اسے آگے پہنچایا'' (۱) آپ ﷺ نے مبلغِ حدیث کے لئے یہ حسین دُعا ہی نہیں فرمائی بلکہ تبلیغ اور حدیث آگے پہنچانے کا حکم بھی دیا ہے چنانچہ ارشادِ گرامی ﷺ ہے ''جو شخص یہاں حاضر ہے وہ حدیث غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دے''

حضور نبی کریم ﷺ کے اس واضح حکم اور تبلیغ حدیث کی فضیلت اور اس سے حاصل ہونے والے دنیوی واُخروی فیوض وبرکات نیز حضور نبی کریم ﷺ کی مبارک دُعا کا مصداق بننے کے لئے اُمت کے اہلِ علم نے ہر دور میں اس طرف خصوصی توجہ دی ہے اور اپنے اپنے ذوق کے مطابق 40 احادیث کے مختلف مجموعے منتخب کر کے شائع کیے ہیں چنانچہ کسی صاحبِ ذوق نے ایسی احادیث کو لیا جن میں دین کے اصول بیان کیے گئے ہیں اور کسی دل والے نے راہِ خدا میں قربان ہونے کے پاکیزہ جذبے سے سرشار موضوع جہاد کو ترجیح دی ہے کسی نے اپنے طبع ومزاج کے مطابق احادیث زہد کا انتخاب کیا ہے اور کسی نے آداب وخطبات کو زیادہ اہم اور افراد

۱۔ جامع ترمذی (مترجم)، جلد: ۱، ص: ۲۵۱، رقم حدیث: ۵۵۴

اُمت کے لیےضروری سمجھا ہےغرض ذوقِ نظر، وجدان، طبع ومزاج اورحسنِ انتخاب کی ایک متنوع دُنیا آباد ہے جس سے اربعینات کے مؤلفین کے رجحانِ طبع کا بھی پتہ چلتا ہےاوراس دور کی ضرورت کا بھی۔

اسی طرح زیرِنظرکتاب تین بڑے حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ باب نمبر۱ سے باب نمبر۱۴ تک ہے۔

دوسرا حصہ باب نمبر۱۵ سے باب نمبر۲۵ تک ہے۔

اورتیسرا حصہ باب نمبر۲۶ سے باب نمبر۴۰ تک ہے۔

پہلے حصے میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ خصوصی محبت وغلامی کو مدِنظر رکھ کرآپ ﷺ کے اُمتیوں کے لئے آپ ﷺ کے خصائلِ طیبہ بیان کیے گئے ہیں تاکہ وہ آپ ﷺ کا حلیہ مبارک صورت وسیرت حصولِ برکت کی غرض سے پڑھ کرشفاعت کے حقدار بن سکیں جبکہ دوسرا حصہ اجتماعی طور پر معاشرتی حسن کواُجاگرکرتے اورآپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پرعمل کرتے ہوئے زندگی گزارنے کے متعلق لکھا گیا ہےاوراسی سے متعلق اس میں آپ ﷺ کے فرمودات پیش کیے گئے ہیں اورتیسرا حصہ جس میں آپ ﷺ کے فرمودات کے مطابق انفرادی زندگی بسرکرنےاورآپ ﷺ کی سیرت کے چند پہلواُجاگرکرتے ہوئے عملاً اپنی زندگیوں میں نافذکرنے کے لئےتحریرکر کے برائے ترویج رکھے گئے ہیں۔ ہر باب کے آخر پراس بات کا اہتمام کیا گیا ہےکہ وضاحت سےمتعلق چند متعلقہ اقوال وغیرہ برائے ثواب قارئین کے لئےنقل کیے جاسکیں اورآخر پر حاصلِ مقصد یعنی باب کوشامل کرنے کا مقصد بھی مختصراًتحریرکیا گیا ہےاورانتہائی اختصار سے کام لیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والے صحت اوراعتماد کی فضامیں آگے بڑھ سکیں اورسیرتِ طیبہ کے پہلواپنی زندگی میں عملاً نافذکرتے ہوئے نہ صرف خود بلکہ اپنے خاندان اوراپنی آغوش میں پلنے والے بچوں کوبھی بالخصوص اللہ تعالیٰ کا شیدائی اوررسول اللہ ﷺ کا فدائی اوراسلام کا سپاہی بنا سکیں۔

یہ کتاب حقائق سے آگاہی ابدی خوشی کےحصول کالازوال سرچشمہ اورحقائق ومعارف کا گلدستہ ہے جنھیں پڑھے بغیرکوئی بھی اچھی سیرت سازی کے تقاضے پورے نہیں کرسکتا۔ نیز یہ کتاب توہم پرستی سے بچنے اور عقل وبصیرت سے کام لینے کا سبق دیتی ہےاورحقوق ومفادات کی نگہبانی اوراولاد کی تربیت کے گُر سکھاتی ہے۔

غرور وتکبر ،بغض وحسد، کدورت وعداوت اور غیبت وچغل خوری سے دور رہنے کا سلیقہ عطا کرتی ہے ۔اسے پڑھیں اور فرمودات نبی ﷺ عملاً اپنی زندگیوں میں نافذ کریں اپنا ایمان تازہ کریں اور دین کے فدائیان کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کریں ۔اس کتاب کی تعلیمات سے آپ کا گھرانہ گہوارہ رحمت بن جائے گا۔اس کتاب کو پڑھتے وقت جب نبی کریم ﷺ کا نام گرامی آئے تو صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی دُرود پاک) پورا پڑھیں اگر آپ کو کتاب سے کچھ نفع حاصل ہو جائے تو بندہ کی دنیوی اور اُخروی نجات کے لئے دُعا کا احسان فرما دیں ۔اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور اپنے حبیب حضرت مصطفیٰ ﷺ کی غلامی عطا فرمائے نیز دین کی خدمت کرنے کی اور ہمیں اپنی اصلاح کرنے کی صحیح معنوں میں توفیق عطا فرمائے یہی خواہش ،آرزو اور تمنا ہے ۔اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرما کر اس تمنا کے پورا ہونے کا ذریعہ فرمادے۔

آمین یارب العالمین والمستضعفین

دُعاؤں کا طالب

ڈاکٹر خاور حسین گوندل

۲۱ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ

بمطابق ۲۵ مئی ۲۰۱۱ء

باب نمبر ۱:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰہ تعالیٰ کے ناموں کو یاد رکھنے کی فضیلت کا بیان

حدیث أبی ھُریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ أنَّ رَسُول اللّٰہ ﷺ قَالَ انَّ اللّٰـہ تِسعۃً و تِسعینَ أسماء مِائۃَ الّأ واحدامن أحصا ھاَ دَخَلَ الجنۃ وَزادفي روایۃِ اخری وَھُوَ وَتر یحبُّ الوَتَرَ۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے (۹۹) ننانونے، ایک کم سونام ہیں۔ جوشخص ان ناموں کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور ایک روایت میں اضافہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ وتر (اکیلا۔واحد) ہے اس لئے وتر "طاق" کو پسند کرتا ہے۔

وضاحت:

قرآن پاک میں اسماء الٰہی کو اسماء الحسنٰی کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے جس کے معنی بہترین، خوبصورت اور خوب ترین ہیں۔ قرآن مجید میں اسماء الحسنٰی کا ذکر (۴) مقامات پر آیا ہے مقامات ذیل ضبطِ تحریر لائے گئے ہیں۔

۱۔وللّٰہ الآسماء الحسنیٰ فادعوہ بِھا وذروا الذین یلحدون في أسمائہ سیجزون ما کانوایعملون۔(۲)

(اور اللہ تعالیٰ کے بہت اچھے نام ہیں تم اللہ کو ان ناموں سے پکارو۔ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں سے حق سے نکلتے ہیں وہ جلد اپنے برے اعمال کی سزا پالیں گے۔)

۱۔صحیح بخاری (مترجم)، جلد:۳، ص:۵۲۱، رقم حدیث:۱۳۳۲۔

۲۔الاعراف:۱۸۰۔

۲- قل ادعوا اللّٰہ أو ادعوا الرحمن أیاما تدعوا فلہ الآسماء الحسنیٰ۔(۱)

(آپ ﷺ فرمادیں اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر، جو کہہ بھی کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں۔)

۳- اللّٰہ لا الہ الا ھو لہ الآسماء الحسنیٰ۔(۲)

(اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں سب اچھے نام اسی کے ہیں)

۴- ھو اللّٰہ الخالق البارئ المصور لہ الآ سماء الحسنیٰ۔(۳)

(وہی اللہ ہے بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا سب اچھے نام اسی کے ہیں۔)

اسماء الحسنیٰ کو اسماء الحسنیٰ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان ناموں پر جس بھی پہلو سے غور کیا جائے خواہ علم ودانش کے رُخ سے خواہ قلبی جذبات یا احساسات کے اعتبار سے یہ سراپا حسن ہی نظر آتے ہیں۔ اللہ پر ایمان لانے کے بعد اس کے اسم ذاتی ''اللہ'' کے علاوہ اُس کو جس نام سے بھی پکارا جائے وہ اچھا، محبوب اور دل کو دولت اطمینان سے مالا مال کرنے والا ہی ہوگا۔

اسماء اللہ تعالیٰ کو قیاسی طور پر اخذ نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ ان میں لازمی طور پر توقیف ضروری ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے بندوں کو یہ اسماء سکھلا دیے ہیں اور صرف انہی اسماء حسنیٰ کے ساتھ دُعا ضروری ہے کہ جو قرآن وحدیث میں مذکور ہیں پھر یہ اسماء وتر ہیں اسکی وجوہ اور اسباب ذیل ہیں:

۱- طاق/فردانیت ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جفت ہونا مخلوق اور لوگوں کی صفت ہے۔

۲- ہر جفت مخلوق واحد ذات وتر کی محتاج ہے پس طاق جفت سے افضل وتر ہے۔

۳- ہر طاق عدد کو جب تقسیم کیا جائے یا اس میں سے کوئی چیز نفی کی جائے تو باقی بچنے والا عدد اور عدد تقسیم یا نفی دونوں یا تو جفت ہوں گے یا ان میں سے ہر ایک یعنی دونوں طاق ہوں گے۔

۴- وتر کو اگر تقسیم کرنا چاہیں تو تقسیم نہ ہوگا نیز اعداد ایک سے بنائے جاتے ہیں۔

۵- اعداد کے تمام مراتب کیلئے وتر ہونا لازمی ہے۔

۱۔ بنی اسرائیل: ۱۱۰۔

۲۔ طٰہٰ: ۸۔

۳۔ الحشر: ۲۴۔

2

مقصد تحریر:

حدیث کی تحریر کا مقصد اسماءِ حسنیٰ کے بارے میں چند معلومات فراہم کرنا اور اپنے روزمرہ کے ہر کام کو طاق عدد میں صرف اس نیت سے کرنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے از حد ضروری ہے۔ مزید یہ بات یاد رہے کہ جب اسماءِ الحسنیٰ کی تلاوت کرنا چاہیں تو ادب و احترام کے ساتھ پڑھیں اور حرفِ ندا ضرور پڑھیں مثلاً **یا اللّٰہُ**، **یارحمانُ** ، **یا کریمُ** ، وغیرہ اور آخری حرف پر پیش پڑھیں اللہ ہماری دعائیں قبول فرمائے اور دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب فرمائے۔ آمین۔

باب نمبر ۲:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کے اسمائے مبارکہ کا بیان

عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لی خمسۃُ أسماءِ أنا مُحمدٌ وَ أحمد وَأنا الماحِی الّذی یمحواللّٰہ بِی الکفرَ وَ أنا الحاشر الّذی یحشرُ النّاس علی قدمي وَ أنا العاقب الّذی لیس بعدی نبي.(۱)

ترجمہ:

جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے۔ میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ﷺ اور احمد ﷺ ہوں اور میں ماحی ﷺ ہوں (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو محو کردے گا اور میں حاشر ﷺ ہوں سب لوگ میری پیروی میں ہی (روزحشر) اُٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ﷺ ہوں (سب سے آخر میں آنے والا ہوں) اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے برگزیدہ پیغمبروں کو یا آدم، یا نوحؑ، یا موسیٰ، یا عیسیٰ سے مخاطب فرمایا ہے لیکن جناب مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ کے اسم گرامی کے لئے **یا ایھا النبیّ، یا ایھا الرسول** جیسے الفاظ ارشاد فرماتے ہیں مزید یہ کہ آپ ﷺ کو کتاب فطرت میں مدثر، مزمل، یٰسین، طہٰ جیسے خوبصورت الفاظ میں یاد فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کے کئی اسمائے صفات بھی ہیں مثلاً اللہ نے آپ ﷺ کو سفید چادر میں دیکھا تو فرمایا "**یاایھا المدثر**" سیاہ کملی میں دیکھا تو فرمایا "**یاایھا المزمل**"۔ بعض اسمائے صفات اللہ تعالیٰ اور نبی ﷺ کے لئے مشترک آئے ہیں مثلاً خالق کائنات نے اپنی ذات کے لئے رب العالمین کی صفت پسند فرمائی تو اپنے محبوب کو رحمۃ العالمین کا لقب عطا فرمایا۔

۱۔ صحیح مسلم (مترجم)، جلد: ۱۶، ص: ۵۱۔

جامع ترمذی (مترجم)، جلد: ۲، ص: ۳۲۵، رقم حدیث: ۳۲۶۔

مشکوۃ المصابیح (مترجم)، جلد: ۳، ص: ۱۳۰، رقم حدیث: ۵۵۲۷۔

مقصدتحریر:

جس طرح آنحضورﷺ کی روشن زندگی کا ہر اسوہ حسنیٰ ہمارے لئے دعوتِ عمل ہے اسی طرح آپﷺ کے اسمائے مبارکہ کا وردِ مسعود ایک اُمتی کے لئے ناگزیر ہے۔ان اسماء کا ورد رحمتِ کائنات کی شفاعت اور قلب وذہن کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ مزید برکات کے حصول کا موجب ہے آپﷺ پر درود وسلام ہوں اور ہمیں اللہ تعالیٰ اسوہ حسنیٰ پر عمل کرنے اور اسمائے مبارکہ سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر۲:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ سے محبت اصل ایمان ہونے کے بارے میں بیان

عن انسؓ انه قال جاء رجل الی رسول اللّٰه ﷺ فقال یا رسول اللّٰه متی قیام الساعة فقام النبی ﷺ الی الصلوة فلما قضی صلاته قال أین السائل عن قیام الساعة فقال الرجل أنا یا رسول اللّٰه ﷺ: قال ما اعددت لها؟ قال یا رسول اللّٰه ﷺ ما اعددت لها کبیر صلوة ولا صوم الا انی أحب اللّٰه ورسوله فقال رسول اللّٰه ﷺ المرء مع من أحب وأنت مع من أحببت فما رأیت فرح المسلمون بعد الاسلام فرحهم بها۔(۱)

ترجمہ:

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا یارسول اللہ ﷺ قیامت کب واقع ہوگی حضور ﷺ نماز کے لئے اُٹھے نماز پڑھائی نماز سے فراغت کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے قیام کے بارے میں سوال کرنا والا کہاں ہے اس شخص نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ میں ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا، تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس شخص نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! نماز روزہ کا کوئی زیادہ عمل میرے پاس نہیں ہے مگر یہ کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت کرتا ہوں تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا پس تو بھی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔ پس میں نے مسلمانوں کو قبولِ اسلام کے بعد کبھی بھی اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا کہ وہ حضور ﷺ

۱۔ جامع ترمذی (مترجم)، جلد: ۲، ص: ۶۴، رقم حدیث: ۲۲۸۴۔

کے اس ارشاد پر ہوئے۔

وضاحت:

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے روزِ آخرت کے لئے محبتِ رسول ﷺ اور اطاعتِ رسول ﷺ کو زادِراہ برائے آخرت تیار کر رکھا تھا جو یہ بات بخوبی سمجھتے تھے کہ اگر محبتِ رسول ﷺ اور اطاعتِ رسول ﷺ میں ذرّہ بھر بھی فرق آ گیا تو تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے اور جب انہوں نے بزبانِ قائد سنا کہ روزِ محشر وہ اپنے محبوب ﷺ کے ساتھ ہوں گے کیونکہ وہ آپ ﷺ سے محبت کرتے ہیں اور اقوالِ رسالت ﷺ کی تعمیل کرتے ہیں وہ بے حد مسرور ہوئے۔

محمد ﷺ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

مقصد تحریر:

اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے ساتھ سچی پکی محبت و اطاعت کرنے کی عملاً توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر ۴:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کی تخلیق اور حضرت آدمؑ سے پہلے نبی ہونے کا بیان

عن أبی هريرةؓ قال قالوا يا رسول اللّٰهﷺ متیٰ وجبت لک النّبوۃقال علیه السلام ،وَأدمُ بینَ الرُّوح والجسد۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں صحابہ نے عرض کی ۔یا رسول اللہ آپ شرفِ نبوت سے کب سرفراز ہوئے تھے؟/ آپ ﷺ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی تھی؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب کہ آدم کی تخلیق ابھی روح اور جسم کے مرحلہ میں تھی۔

وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی بعثت اور آپ ﷺ کی دُنیا پر آمد کو ہی وجہ تخلیق کائنات بنایا ہے ایک روایت میں ہے آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ ﷺ نبوت پر کب فائز ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ابھی حضرت آدمؑ مٹی اور پانی کے درمیان تھے تو میں اس وقت بھی نبی تھا۔یعنی نبی کریم ﷺ کی نبوت اور آپ ﷺ کی آمد کی بشارت حضرت آدم سے حضرت عیسیٰؑ تک لوگوں نے دی ہے اور دینِ اسلام کا تعارف کروایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے دینِ اسلام کی تکمیل فرمائی ہے۔آپ ﷺ کے اقتداء میں تمام انبیاء نے معراج کے موقع پر دو رکعت نماز نفل ادا کر کے آپ ﷺ کے مقتدی اور آپ ﷺ کو امام الانبیاء ہونے کا اعزاز عمل عطا ہوا ہے۔

مقصدتحریر:

آپ ﷺ کی نبوت حضرت آدمؑ سے لے کر آخری انسان روزِ قیامت سے پہلے آنے تک والوں کے لئے ہے نیز آپ ﷺ کی نبوت نہ صرف انسانوں ،جنوں بلکہ کل عالم اور موجودات عالم کے لئے ہے۔

۱۔جامع ترمذی (مترجم) جلد:۲،ص:۱۸۷،رقم حدیث:۱۵۴۳۔

باب نمبر ۵ :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کے ذاتی شرف و کمال اور حسب و نسب کی فضیلت کا بیان

عن العباسؓ انہ جآء الی النبی ﷺ فکأنّہ سمع شیاء فقام النبی ﷺ علی المنبر فقال من أنا؟ فقالوا: أنت رسول اللّٰہ ﷺ قال أنا محمد بن عبداللّٰہ بن عبدالمطلب ان اللّٰہ خلق الخلق فجعلنی في خیرھم خلقا ثم جعلھم فرقتین فجعلنی في خیرھم فرقةثم جعلھم بیوتاًفجعلنی في خیرھم بیتاًفانا خیرھم نفساً وخیرھم بیتاً۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ اس وقت کچھ ناشائستہ کلمات سن کر غصہ کی حالت میں تھے۔ حضور ﷺ منبر پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہؓ نے عرض کی۔ آپ ﷺ رسولِ خدا ہیں۔ فرمایا میں محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق میں پیدا کیا پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تو مجھے بہترین طبقے میں داخل کیا پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں داخل فرمایا پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانے میں داخل کیا اس لئے میں ذاتی شرف اور حسب و نسب کے لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں۔

وضاحت:

اللہ رب العزت نے رسول کریم ﷺ کو بہترین قبیلے، بہترین جگہ، بہترین زمانہ اور بہترین خاندان میں پیدا فرمایا اور آپ ﷺ کی بعثت کو اس قوم کے لئے بالخصوص رحمت بنایا جو معاشرتی، سماجی، الغرض ہر قسم کی

۱۔ جامع ترمذی (مترجم) جلد: ۲ ص: ۷۱۸ رقم حدیث: ۱۵۶۱۔

برائی میں لپٹ چکی تھی۔ آپ ﷺ کی آمد سے وہ قوم عالم کی رہبر اور معاشرتی برائیوں سے مبرا بن کر اشرف المخلوقات کا حق ادا کرنے لگی۔ آپ ﷺ کا زمانہ اس لحاظ سے بھی بہتر ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے اور بعد میں بھی ایسا اچھا اور بہترین زمانہ آیا ہے اور نہ آئے گا۔

مقصد تحریر:

مندرجہ بالا حدیث ضبطِ تحریر لانے کا مقصد دورِ حاضر میں اس بات کا اقرار و یقین کرنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام کائنات میں بہترین اور کامل ترین شخصیت ہیں اور آپ ﷺ کا زمانہ ہی بہترین زمانہ تھا ایک حدیث کچھ یوں ہے کہ اگر آپ ﷺ کو اللہ نے رسول معبوث نہ کرنا ہوتا تو کائنات کی کوئی بھی چیز پیدا نہ کرنا تھی۔

باب نمبر۶ :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کے جودو کرم کا بیان

عن جابرؓ قال ما سُئِل رسول اللّٰہ ﷺ شیاء قطّ فقال لا۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے بارے میں حضور ﷺ سے سوال کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے جواب میں انکار فرمایا ہو۔

وضاحت:

حضور اکرم ﷺ اس دُنیا پر رحمت بن کر تشریف لائے ہیں قرآن نے تو شہادت میں اور زیادہ صراحت کردی کہ آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر معبوث کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی نہ صرف رحمت بے مثال رہی بلکہ آپ ﷺ نے کبھی کسی سائل کو بھی رد نہ کیا۔ یہاں تک کہ اگر آپ ﷺ کے پاس دینے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو آپ ﷺ صحابہؓ سے لیکر دے دیتے۔ ایک مشہور واقعہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا ان دو پہاڑوں کے درمیان بکریوں کا جوریوڑ ہے مجھے عطا کردیں تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا لے جاؤ۔ وہ اپنی قوم کے پاس جا کر کہنے لگا اے قوم! اس محمد ﷺ کے دین پر ایمان لے آؤ جو دیتے وقت اتنا دیتا ہے کہ جسے اپنی فکر نہیں رہتی۔ (۲)

مقصد تحریر:

ہم رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے سائل کو نہ صرف عطا کریں بلکہ اسے جھڑک وغیرہ بھی نہ دیں۔ ہو سکے تو اس کو توفیق کے مطابق عطا کردیں ورنہ اسے اچھے اخلاق کے ساتھ رخصت کردیں۔

۱۔ صحیح بخاری (مترجم)، جلد:۳، ص:۳۸۴، رقم حدیث:۹۷۱۔

۲۔ صحیح مسلم (مترجم)، جلد:۶، ص:۳۰۔

باب نمبر ۷:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کی وجاہت، حُسن و جمال کا بیان

سیرت محمد ﷺ کے چند پہلو صحابہؓ کی زبانی

۱۔ عن کعب بن مالکؓ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا سُرّ استنار وجهُهٗ حتّی کان وجهه قمر وکنا نعرف ذلک۔(۱)

ترجمہ:

حضرت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا چہرہ انور خوشی کے وقت یوں چمک اُٹھتا کہ اس سے نُور کی شعاعیں پھوٹنے لگتی تھیں۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ حضور ﷺ کا چہرہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم (آنحضرت ﷺ پر طاری کیفیت انبساط کو) اسی حالت سے پہچان جاتے تھے۔

۲۔ وروی الترمذي عن قتاده عن انسؓ ان اللّٰه تعالیٰ ما بعث نبیاً الا حسن الصوت وحسن الوجه وکان بینکم احسنهم وجها واحسنهم صوتا۔(۲)

ترجمہ:

ترمذی نے قتادہ سے بروایت انسؓ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو خوش آواز اور حسین چہرے کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ مگر حضور ﷺ آواز اور حسین چہرے کے حسن میں ان سب سے زیادہ حسین تھے۔

۳۔ عن انسؓ قال کان رسول اللّٰه ﷺ ازهر اللون کان عرقه اللولو اذا مشی تکفا ولا مسست دیباجة ولا حریرة ألین من کف رسول اللّٰه ﷺ ولا شممت مسکة ولا عبیرة أطیب من رائحه رسول اللّٰه ﷺ۔(۳)

۱۔ متفق علیہ۔

۲۔ جامع ترمذی (مترجم)، جلد: ۲، ص: ۳۷۷، رقم حدیث: ۱۵۸۲۔

۳۔ متفق علیہ۔

ترجمہ:

حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضور ﷺ کا رنگ ایسا چمکدار تھا جس میں چاندی کی طرح سفیدی اور سونے کی طرح سنہری جھلک تھی پسینہ مبارک موتیوں کی طرح شفاف تھا جب چلتے تھے تو قوت واعتماد کے ساتھ قدم رکھتے اور اُٹھاتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم کوئی ریشم نہیں چھوا اور نہ ہی حضور ﷺ کے جسمِ اقدس کی خوشبو سے عمدہ کوئی مُشک وعنبر سونگھا ہے۔

وضاحت:

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول پاک ﷺ چلتے تو قدرے جھک کر چلتے گویا کسی ڈھلوان سے اُتر رہے ہیں جب کسی کی طرف ملتفت ہوتے تو پورے وجود کے ساتھ ملتفت ہوتے۔ دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی آپ ﷺ سارے انبیاء کے خاتم تھے سب سے زیادہ سخی اور جرأت مند تھے سب سے زیادہ صادق لہجہ اور سب سے بڑھ کر پابندِ وفاء، سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے زیادہ شریف ساتھی۔ جو آپ ﷺ کو اچانک دیکھتا ہیبت زدہ ہو جاتا جو جان پہچان کے ساتھ ملتا محبوب رکھتا۔ آپ ﷺ کا وصف بیان کرنے والا یہی کہہ سکتا تھا کہ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور بعد آپ ﷺ جیسا نہیں دیکھا۔ (۱)

مقصد تحریر:

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ تمام اوصاف ودیعت کیئے ہوئے تھے جو آپ ﷺ سے قبل تشریف لانے والے انبیاء میں فرداً فرداً موجود تھے اور یہاں مقصد آپ ﷺ کے اوصاف کا اقرار کرنا اور آپ ﷺ کے امام الانبیاء ہونے کی تصدیق کرنا ہے۔

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضیٰ داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند توں تنہا داری

☆ ☆ ☆

۱۔ جامع ترمذی (مترجم)، جلد:۲، ص:۲۰۳۔

باب نمبر۸:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک میں تمام خزانوں کی چابیاں دئیے جانے کا بیان

عن أبی هریرةؓ قال سمعت رسول اللّٰهﷺ یقول بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب و بینا أنا نائم رأیتنی أتیت بمفا تیح خزائن الأرض فو ضعت في یدی۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے رُعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں نے خواب دیکھا ہے کہ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور وہ میرے ہاتھ میں تھما دی گئی ہیں۔

وضاحت:

نبی کریم ﷺ کی شان قرآن میں بیان ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہتے مگر جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ احادیث سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی تھی۔ مزید احادیث میں آیا ہے کہ خواب اللہ کی طرف سے ہیں اچھے خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔ صراحت کرنا ضروری ہے کہ انبیاء کے خواب سچ ہیں وہم کی گنجائش پیدا کرنا بھی بندے کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا سبب بن سکتا ہے مثلاً حضرت ابراہیمؑ خواب دیکھتے ہیں کہ بیٹا اسماعیلؑ ذبح کر رہے ہیں تو کر گزرتے ہیں۔ حضرت یوسفؑ خواب دیکھتے ہیں حضرت یعقوبؑ تعبیر بتاتے ہیں سچ بتایا ظاہر ہو جاتا ہے۔ نیز پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہیں اگر کوئی ایسا خواب دیکھے تو کسی کو مت بتائے جاگ آنے پر اپنے بائیں

۱۔ صحیح بخاری (مترجم)، جلد:۳، ص:۸۴۸، رقم حدیث:۲۱۳۵۔

کندھے کی طرف تین مرتبہ تھوک دے۔

مقصد تحریر:

حدیث درج کرنے کا مقصد نبی کریم ﷺ پر ہر طرح سے یقین رکھنا اور ایمان لانا ہے اور آپ ﷺ کے دو معجزات ذہن نشین رکھنا ہے جو اس حدیث میں عبارت ہیں جوامع الکلم، رُعب، ذہن نشین رہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سب سے بڑا معجزہ قرآن عطا کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بے شمار عطا کرتا ہے اور آپ ﷺ تقسیم کرتے ہیں اور ہم آپ ﷺ کا صدقہ ہی کھاتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر ۹:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کے قاسم اور تمام اُمتوں پر گواہ ہونے کا بیان

قاسم

عن جابر بن عبداللّٰہ الانصاریؓ قال قال النبی ﷺ سمّوا باسمی ولا تکنوا بکنیتی فانما أنا قاسم أقسم بینکم۔(۱)

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہؓ انصاری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر نہ رکھا کرو۔ کیونکہ قاسم صرف میں ہی ہوں اور تمہارے درمیان انعاماتِ خداوندی تقسیم کرتا ہوں۔

ایک اور روایت میں ہے۔

ترجمہ: (حضور ﷺ نے فرمایا: میں ہی تقسیم کرنے والا اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے)

گواہ

عن عقبة بن عامرؓ :أن النبی ﷺ خرج یوما فصلّی علی اهل أُحدٍ صلاته علی المیّت ثمّ انصرف الی المنبر فقال :إني فرط لکم وأنا شهید علیکم واني واللّٰه لا نظر الی خوضی الآن واني أُعطیت مفا تیح خزائن الأرض أو مفا تیح الأرض واني واللّٰه ما أخاف علیکم أن تشرکوا بعدي ولکنّ أخاف علیکم أن تنا فسوا فیها۔ (۲)

۱۔ صحیح بخاری (مترجم) جلد:۳، ص:۳۴۲، رقم حدیث:۱۱۲۷۔

جامع ترمذی (مترجم) جلد:۲، ص:۳۲۶، رقم حدیث:۷۴۹۔

۲۔ صحیح بخاری، باب حدیث فی کونه شهیدا علی امته۔

ترجمہ:

عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں ایک روز حضور ﷺ باہر تشریف لائے شہدا جنگِ اُحد کی نماز پڑھی جس طرح میت کی نماز پڑھتے ہیں نماز سے فارغ ہوکر منبر پر جا کر فرمایا: میں تمہارا پیشوا ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اللہ کی قسم میں اس وقت حوضِ کوثر دیکھ رہا ہوں اور مجھے روئے زمین کی چابیاں عطا کی گئیں ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے البتہ یہ خوف ضرور ہے کہ متاعِ دُنیاوی کے لالچ میں تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے۔

وضاحت:

یاایھا النبي انا ارسلنک شاھداً و مُبشراً ونذیراً وداعیاً الی اللّٰہ باذنہ وسراجا منیرا۔ (۱)

ترجمہ:

اے نبی ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو شاہد (گواہ) مبشر (بشارت / خوشخبری دینے والا) اور نذیر (ڈرانے والا) بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف بلانے والے اور چمکدار چاند ہیں۔

فرمانِ الٰہی کے مندرجہ قول کے مطابق نبی کریم ﷺ اپنی اُمت بالخصوص اور تمام اُمتوں پر بالعموم روزِ محشر گواہ ہوں گے اور آپ ﷺ کی گواہی اُن تمام لوگوں کے جنت میں داخلے کی بنیادی شرط ہوگی اور آپ ﷺ ان تمام لوگوں کے لئے مبشر ہیں جو راہِ حق پر ایمان لائے ہیں اور اُن تمام لوگوں کے لئے نذیر ہیں۔ جنہوں نے راہِ حق سے فرار حاصل کیا ہے۔ اور آپ ﷺ کی ذات اور تعلیمات راہِ حق کے مفرور مسافروں کے لئے مشعلِ راہ اور مینارہ نور ہیں۔

مندرجہ بالا احادیث یعنی حدیث نمبر (۱) کا اہم مقصد نبی کریم ﷺ کی شان قاسم کے حق میں نہ صرف گواہی دینا ہے بلکہ اس پر ایمان لانا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات کے صدقہ میں تمام کائنات کو پیدا فرمایا ہے ایک حدیث کا مفہوم یوں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر میں نے آپ ﷺ کو رسول معبوث نہ کرنا

۳۔ الاحزاب: ۴۶،۴۵۔

ہوتا تو روئے زمین پر کوئی بھی چیز پیدا نہ کرتا۔''یعنی جو کچھ ہم کو ملا ہے صدقہ مصطفیٰ ہے یعنی ہمارا ایمان ہے کہ قرآن، انعاماتِ خداوندی، متاع و دُنیا سب کچھ آپ ﷺ کے صدقے ہم کو ملے ہیں۔

اگر آپ ﷺ نہ آتے تو ہم سب جل جاتے جہنم میں
ہم پر ہیں آپ ﷺ کے بہت سے احسان مدینے والے

دوسری حدیث یعنی حدیث مندرجہ نمبر (۲) کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ایمان پر گواہ اور ساقیِ کوثر ہیں ہمیں تعلیماتِ محمدیہ پر عمل کرنے کے بعد ہی حوضِ کوثر نصیب ہوگا۔ اور ساقیِ کوثر کا روزِ قیامت دیدار ہوگا۔

اللہ کے خزانوں کے وارث ہیں نبی سرور ﷺ
یہ سچ ہے نیازی کہ ہم سرکار ﷺ کا کھاتے ہیں

مقصد تحریر:

نبی کریم ﷺ کی شانِ قاسم کو سمجھتے ہوئے کما حقہٗ عمل کر کے ساقیِ کوثر کے دیدار کا طالب ہونا ہے اور آپ ﷺ کی اس شان میں اضافہ کی تاکید کرتے ہوئے اپنے اوپر حوضِ کوثر کو واجب کرنا ہے اللہ تعالیٰ خلوصِ نیت سے عمل کرنے والوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

﴿ ☆ ☆ ☆ ﴾

باب نمبر ۱۰:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آنحضرت ﷺ کے پسینہ سے تبرک حاصل کرنے کا طریقہ:

عن أنس بن مالکؓ قال کان النبیﷺ یدخل بیت أم سلیم فینام علی فراشها ولیست فیه قال فجآء ذات یوم فنام علی فراشها فاتت فقیل لها هذا النبیﷺ نائم فی بیتک علی فراشک قال فجآء ت وقد عرق واستنقع عرقه علی قطعة ادیم علی الفراش ففتحت عتیدتها فجعلت تنشف ذلک العرق فتعصره فی قواریرها ففزع النبیﷺ فقال ما تصنعین یاأم سلیم فقالت یا رسول اللّٰهﷺ نرجوا برکته لصبیاننا قال أصبت۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ اُم سلیم کے ہاں تشریف لاتے تھے اور اُم سلیم کی عدم موجودگی میں ان کے بستر پر سو جاتے تھے ایک روز حسبِ معمول تشریف لا کر اُم سلیم کے بستر پر سو گئے اُم سلیم آئیں تو انہیں بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ گھر کے اندر تمہارے بستر پر آرام فرما رہے ہیں جب آ کر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو حضور ﷺ کو پسینہ آیا ہوا تھا اور بستر پر چمڑے کا جو ٹکڑا تھا وہ پسینہ سے بالکل تر تھا اُم سلیم نے اپنا ڈبہ کھولا اور پسینہ مبارک سے تر چمڑے کا ٹکڑا شیشی میں نچوڑنے لگیں۔ اچانک حضور ﷺ بیدار ہو گئے یہ منظر دیکھ کر فرمایا: اُم سلیم! کیا کر رہی ہو؟ اُم سلیم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس سے اپنے بچوں کے لئے برکت کی اُمید رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے

۱۔ صحیح مسلم (مترجم) جلد: ۶ ص: ۳۰۰۔

حضور ﷺ کے وضو مبارک کے بچے ہوئے پانی سے برکت حاصل کرنے کا بیان:

وفي رواية أبي موسىٰ دعا النبي ﷺ بقدح فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ومج فيه ثم قال لهما اشربا منه وافرغا على وجوهكما ونحوركما۔(۱)

ترجمہ:

ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اس میں دونوں ہاتھوں اور چہرہ انور کو دھویا اور اس میں کلی کی اور پھر فرمایا تم اس میں سے پی لو اور بہاؤ اپنے چہروں اور سینوں پر۔

حضور ﷺ کے گیسوئے مبارک سے تبرک حاصل کرنے کا بیان:

عن انسؓ قال لقد رأيت رسول الله ﷺ والحلاق يحلقه واطاف به صحابه فما يريدون أن تقع شعرة الافي يد رجل۔(۲)

ترجمہ:

حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے خود دیکھا کہ جس وقت حجام حضور نبی کریم ﷺ کے بال کاٹتا تھا تو صحابہ کرام اسے گھیر لیتے تھے اور کسی ایک بال کو بھی ہاتھ کے علاوہ نیچے نہ گرنے دیتے تھے۔

وضاحت:

نبی کریم ﷺ کی زندگی مطاہرہ کے دوران کئے گئے آپ ﷺ کے ذاتی افعال بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں صحابہ رضوان اللہ اجمعین آپ ﷺ کے پسینہ مبارک، وضو مبارک کے دوران استعمال کیا گیا پانی آپ ﷺ کے دوران کنگھی اضافی بال مبارک بطور تبرک رکھ لیتے تھے۔ مختصراً آپ ﷺ کی روزمرہ استعمال کی

۱۔ رواہ البخاری۔
۲۔ رواہ المسلم۔

4

چیزیں وغیرہ تبرکاً پاس رکھنا جائز ہے۔

مقصد تحریر:

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استعمال کی چیزوں سے تبرک اور فیض حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ دارین کی کامیابی کے لئے ضروری ہے۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر ۱۱:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پتھروں اور درختوں کے سلام و سجدہ کرنے کا بیان

عن علی ابن أبی طالب قال کنت مع النبی ﷺ بمکة فخرجنا في بعض نواحیھا فما استقبله جبل ولا شجر الاو ھو یقول السلام علیک یا رسول اللّٰه ﷺ وفي روایة أبی موسیٰ قال الراھب وھو أخذ بید رسول اللّٰه ﷺ اذا خرجاالنبی ﷺ الی لشام مع عمه أبی طالب ھذا سید العالمین ھذا رسول رب العالمین یبعثه اللّٰه رحمةللعالمین فقال له اشیاخ من قریش ماعلمک فقال انکم حین أشرفتم من العقبة لم یبق شجر ولا حجر الا خرّسا جداولا یسجدان إلا لنبي ﷺ۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت علیؓ ابنِ طالب فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ معظمہ میں تھا دونوں مکہ کے بعض اطراف میں گئے راستے میں کوئی پہاڑ اور درخت ایسا نہ تھا جو یہ نہ کہتا ہو،

''السلامُ علیکَ یا رسول اللّٰه ﷺ''

ترجمہ: ''اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر درود و سلام ہو'' جب حضور ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ملک شام کو تشریف لے گئے تو بحیرہ نامی راہب نے حضور ﷺ کا دست اقدس پکڑ کر کہا۔ یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں یہ تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ﷺ ہیں انہیں اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ اس راہب سے قریش کے سرداروں نے کہا۔ کہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ راہب نے کہا جس وقت تم

۱۔ جامع ترمذی (مترجم)، جلد:۲، ص:۷۲۳، رقم حدیث:۱۵۵۴۔

عقبہ سے چلے ہو تو کوئی درخت اور پتھر ایسا نہیں تھا جو ان کے سامنے سجدہ میں نہ گر پڑا ہو اور یہ درخت اور پتھر نبی ﷺ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔

وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو نہ صرف تمام جہانوں کے لئے رحمت بلکہ کل عالمین اور موجودات کے لئے نبی ﷺ معبوث فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کو شجر و حجر سلام و سجدہ کیا کرتے تھے۔

مقصد تحریر:

نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل لوگ، اہلِ کتاب وغیرہ آپ ﷺ کی نشانیوں اور معجزات سے آپ ﷺ کے نبی ہونے کا یقین اور آپ ﷺ کی تعظیم اور ایمان لانے کا اقرار کرتے تھے۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر ۱۲:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کی شان میں طعن کرنے والوں کی علامت کے بارے میں بیان

عن ابی سعیدؓ فقال رجل من أصحابه كنّا نحن احق بهذا من هؤلآء قال فبلغ ذلكَ النبی ﷺ فقال ألا تأمنونیَ وأنا أمين من في السماء ياتينى خبر السماء صباحا و مسآء قال فقام رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناشز الجبهة كث اللحية محلوق الرّاس مشمّر الا زار فقال يا رسول اللّٰه ﷺ اتق اللّٰه قال ويلكَ أو لست احق اهل الأرض أن يتقى اللّٰه قال ثم ولىّ الرجل قال خالد بن وليدؓ يا رسول اللّٰه ﷺ ألا أضرب عنقه قال لا لعلّه أن يكون يصلی وقال خالد وكم من مصل يقول بلسانه ماليس في قلبه قال رسول اللّٰه ﷺ انی لم أومر ان انقلب عن قلوب الناس ولا اشقّ بطونهم قال ثم نظر اليه وهو مقفی فقال انه يخرج من ضئضئ هذا قوم يتلون كتاب اللّٰه رطباً لا يجاوز حناجرهم يمر قون من الدّين كما يمرق السّهم من الرّميّة واظنّه قال لئن ادركتهم لأقتلنهم قتل ثمود۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ایک صحابی کہنے لگا کہ ہم (مالِ غنیمت) کے زیادہ حقدار تھے لہٰذا جب حضور ﷺ کو یہ اطلاع پہنچی تو فرمایا کیا تم لوگ مجھے ایماندار نہیں سمجھتے حالانکہ میں اُس خدا کا امین ہوں جو

۱۔ متفق علیہ۔

آسمانوں میں ہے میرے پاس صبح وشام آسمانوں کی خبریں آتی ہیں یہ سنکر ایک آدمی کھڑا ہوا۔ اسکی آنکھیں گڑھوں میں دھنسی ہوئی تھیں رخساروں کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں۔ پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا تھا اور تہبند ٹخنوں سے اوپر اٹھائے ہوئے تھا کہنے لگا! یارسول اللہ ﷺ: خدا سے خوف کیجیے حضور ﷺ نے فرمایا کمبخت کیا میں تمام روئے زمین پر رہنے والوں سے زیادہ خوفِ خدا کا اہل نہیں ہوں۔ پھر وہ شخص پشت پھیر کر چلا گیا۔ خالد بن ولیدؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ: کیا میں اس کو قتل کر دوں! فرمایا نہیں۔ ممکن ہے یہ نماز پڑھتا ہو خالد بن ولیدؓ نے عرض کی۔ بہت سے نمازی زبان سے تو نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کے دل میں کچھ نہیں ہوتا۔ فرمایا مجھے یہ حکم نہیں ہوا لوگوں کے دل چیر کر یا پیٹ پھاڑ کر دیکھوں پھر اس شخص کی پشت کی طرف دیکھ کر فرمایا اس شخص کی نسل سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو بہت مزا لے کر قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا یہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار ہو جاتا ہے (راوی کہتا ہے) مجھے گمان ہے کہ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا اگر میں ان کو پاؤں تو قوم ثمود کی طرح انہیں قتل کر دوں۔

وضاحت:

آغاز زمانہ اسلام اور آپ ﷺ کے دور میں بھی کچھ لوگ آپ ﷺ پر الزام تراشیاں کرنے میں گریز نہیں کرتے تھے۔ کبھی مالِ غنیمت اور کبھی تقسیمِ مالِ غنیمت کے بارے میں طنزاً سوال کرتے تھے اور کبھی مسلمانوں کو اکساتے تھے۔ وقتاً فوقتاً قرآن نازل ہو کر ان کے عقیدہ کی وضاحت کرتا رہتا تھا۔

مختصراً:

چاہے زمانہ اسلام کا آغاز ہو یا دورِ حاضر وہ لوگ جو رسول کریم ﷺ کے بارے میں کسی بھی قسم کا شک کریں آپ ﷺ پر کسی بھی طرح کی الزام تراشی کی کوشش کریں ان کے نماز، روزہ وغیرہ یا تلاوتِ قرآن کی اللہ کو ضرورت نہ ہے قرآن نے واشگاف الفاظ میں اعلان کر دیا ہے کہ جو لوگ آپ ﷺ کو اپنے فیصلوں میں حاکم نہیں مانتے وہ مسلمان نہیں ہیں۔

مقصد تحریر:

حضور اکرم ﷺ کی غلامی ہی درحقیقت اسلام ہے قرآن آپ ﷺ کی سیرت کا بہترین عکاس ہے آپ ﷺ کے قول و فعل پر عمل کر کے اپنی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزار کر رضائے الٰہی کا عملی ثبوت دیں۔

باب نمبر ۱۳:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کا نامِ گرامی سُن کر دُرود پڑھنے کا بیان

عن النبی ﷺ أنه قال من صلّی علیّ صلوة صلی اللّٰه بها عشراً وکتب له عشر حسنات۔ (۱)

ترجمہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ دُرود بھیجتا ہے اس کے حصہ میں دس نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں۔

وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر دُرود وسلام پڑھتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر دُرود وسلام پڑھا کرو"۔ (۲)

نبی کریم ﷺ پر اہلِ ایمان کا دُرود پاک پڑھنا فرض ہے ہر دُرود پاک افضل ہے لیکن دُرودِ ابراہیمی (وہ دُرود جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں) افضل ترین ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان اس وقت تک رُکی رہتی

۱۔ جامع ترمذی (مترجم)، جلد: ۱، ص: ۳۰۷، رقم حدیث: ۴۶۸۔

۲۔ الاحزاب: ۵۶۔

ہے جب تک تم اپنے نبی ﷺ پر دُرود نہ بھیجو۔(یعنی دُعا مانگنے سے پہلے اور بعد میں دُرودِ پاک ضرور پڑھو)

مقصدِتحریر:

ہمیں چاہیئے کہ ہم روزانہ اپنی توفیق و استطاعت کے مطابق حضور ﷺ پر دُرود وسلام پڑھیں بالخصوص جب اللہ کے حضور مناجات کریں تو اپنی دُعاؤں کے اوّل و آخر کم از کم ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھ کر نہ صرف دُرود پاک کے وسیلہ سے دُعا کو قبولیت کے قابل بنائیں بلکہ اپنی دُعاؤں کو نبی کریم ﷺ کے ذکر سے مزّین فرمائیں۔ نیز ایک حدیث جس کا مفہوم یوں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میرا نام سُنا اور مجھ پر دُرود نہ پڑھا وہ چاہے یہودی مرے یا منافق ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں مزید فرمایا جس شخص نے میرا نام سُنا اور مجھ پر دُرود نہ پڑھا اس نے جفا کی۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر ۱۴:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا بیان

عن أبی هریرةؓ ان رسول اللّٰه ﷺ قال ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیٰ بیتا فا حسنه وأجمله الا موضع لبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به و یتعجبون له و یقولون هلاّ وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنةُ وأنا خاتم النّبیین۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری مثال گزشتہ انبیاء کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے کسی نے ایک خوبصورت مکان بنایا اور اسکو خوب آراستہ کیا لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور بولے! یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا پس میں وہی اینٹ ہوں اور خاتم النبیین یعنی تمام نبیوں کے آخر پر ہوں۔

وضاحت:

حضرت جابرؓ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اس اینٹ کی جگہ ہوں میری آمد سے انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم ہو گیا۔(۲)

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ماکان محمد أبا أحدٍ من رجالکم و لکن رسول اللّٰه ﷺ وخاتم النبیین۔(۳)

ترجمہ:

۱۔ صحیح بخاری (مترجم) جلد:۲، ص:۳۵۳، رقم حدیث:۷۴۷۔

جامع ترمذی (مترجم) جلد:۲، ص:۲۰۷، رقم حدیث:۱۵۴۷۔

۲۔ صحیح مسلم (مترجم) جلد:۶، ص:۱۸۰۔ ۳۔ الاحزاب:۴۰۔

(محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں آپ ﷺ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں ۔۔۔۔)

قرآن کا مندرجہ فرمان جہاں صراحت کے ساتھ نبی ﷺ کے خاتم ہونے کا اعلان کرتا ہے وہاں آپ ﷺ کے آخری نبی ﷺ ہونے کی وضاحت کے ساتھ تصدیق بھی کرتا ہے دورِ حاضر میں بھی قادیانی فتنہ سر اُٹھائے ہوئے ہے اور طرح طرح کی وضاحتیں یورپ بالخصوص یہود کی ایماء پر اور مالی اعانت کے ساتھ کر رہا ہے سادہ لوح لوگوں کو ورغلایا جا رہا ہے۔ انہیں تارکِ دین بنایا جا رہا ہے اسلام کے خلاف سازشی عناصر غلط اور بلاجواز پراپگنڈہ کر کے اپنی اہمیت وافادیت دنیاوآخرت میں ختم کر رہے ہیں ایسے عناصر شاید اسلام کا یہ پیغام فراموش کر چکے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور یعنی اسلام کو مٹا نہ سکیں گے۔ اللہ اپنے نور کو پورا کر کے ہی رہے گا کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے خود لے رکھا ہے۔

وہ لوگ جو نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے نبی ﷺ کی نبوت کی تصدیق نہیں کرتے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک تمام نبیوں نے اسلام کی ہی تبلیغ کی ہے اور آنحضور ﷺ کے اُمتی ہونے کے لئے دُعا کی ہے جس کو اللہ نے معراج کی رات دو نفل رکعت نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں تمام انبیاء کو ادا کروا کر جہاں نبیوں کی دُعا کو قبول ہونے کا اعزاز دیا وہاں رسول اللہ ﷺ کو امام الانبیاء کے لقب سے سرفراز فرمایا ہے۔

یہاں بحیثیت مسلم اور بطور سکالر نبی کریم ﷺ کا ادنیٰ غلام ہونے کی حیثیت سے اپنا فریضہ ادا کرتے ہوئے اپنا نام تحریک ختم نبوت کی پاسبانی میں لکھوا کر نبی ﷺ کے روبرو روزِ محشر جانا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہ حق ادا کیا۔ فرض اشاعت دینِ رسالت محمدی ﷺ ادا کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتا کسی بھی طرح رسالت میں شک کرتا ہے وہ مسلمان نہ ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ ہمیشہ ایسے شخص پر لعنت ہو۔ آمین۔

مقصدِ تحریر:

دورِ حاضر کے نوجوانوں میں یہ باور کروانا ہے کہ آنحضور ﷺ آخری نبی ہیں اور جو کسی بھی طرح ذرہ برابر نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے میں شک کرے وہ مسلمان نہ ہے اور ایسے شخص سے رابطہ رکھنا دنیاوی

کاموں کے لئے انتہائی گھناؤنا فعل ہے اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے شخص کو پسند نہ کرے گا۔ رسالت محمدی ﷺ کا اقرار کریں اور جو شخص نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں اور ہم عہد کریں کہ ہم بھی اس سے کسی بھی قسم کے دنیاوی فائدے کے لئے تعلق نہ رکھیں گے۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر۱۵:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر کام کا آغاز بسم اللہ سے کرنے کا بیان

عن جابر بن عبداللّٰہؓ سمع النبی ﷺ یقول اذا دخل الرجل بیتہٗ فذکر اللّٰہ عزّوجل عند دخول وعند طعامہ قال قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشآء واذا دخل فلا یذکر اللّٰہ عندودخولہ قال الشیطان أدرکتم المبیت واذا لم یذکر اللّٰہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشآء۔(۱)

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پھر گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے دوستوں سے کہتا ہے تمہارے رہنے اور کھانے کا یہاں مقام نہ ہے اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان اپنے دوستوں سے کہتا ہے تمہیں یہاں رہنے کے لئے ٹھکانہ مل گیا ہے اور کھانا بھی ملا ہے۔

وضاحت:

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں باب نمبر (۱۰۳) بعنوان ''ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کہنا'' میں ذیل حدیث تحریر فرمائی ہے۔

عن ابن عباسؓ یبلغ بہ النبی ﷺ قال لو أن أحدکم اذا أتی أھلہ قال بسم اللّٰہ اللّٰھم جنبنا الشیطن وجنب الشیطن ما رزقنا فقضی

۱۔ صحیح مسلم (مترجم) جلد:۵، ص:۲۶۰۔

بینهما ولد لم یضره۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ہر کام کے شروع میں بسم اللہ کہو) بلکہ اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت بھی کہو "بسم اللہ" یا اللہ ہم کو شیطان سے بچائے رکھ اور جو اولاد عطا فرما اس کو شیطان سے دُور رکھ اور ہماری اولاد کو شیطان نقصان نہ پہنچا سکے۔

مختصراً:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے پڑھنے کے بیشمار فضائل، فوائد اور محاسن ہیں۔ جس کام کے آغاز میں پڑھا جائے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت شاملِ حال ہوتی ہے شیطان اس کام میں مداخلت نہیں کرتا ہے۔ ذیل امور کے ابتداء میں ضرور "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا چاہیے۔

- گھر میں داخل ہوتے وقت۔
- ہر نیک کام شروع کرتے وقت۔
- کھانا کھاتے وقت۔
- کپڑے وغیرہ پہنتے وقت۔
- قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے وقت۔
- اچھے کاموں کی تلقین کرتے وقت۔

نوٹ: تمام نیک / اچھے / جائز کام کرنے سے قبل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا پڑھنا فضائل اور فوائد کا کام ہے۔

مقصدِ تحریر:

تمام کاموں کا رجوع اللہ کی طرف ہے لہٰذا ہمیں اپنی عادت بنانی چاہیے کہ ہر نیک کام کی ابتداء اللہ کا نام لے کر کریں اور کام میں برکت اور رحمتِ خداوندی کے حقدار ٹھہریں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆

۱۔ صحیح بخاری (مترجم)، جلد:۱، ص:۱۶۶، رقم حدیث:۱۴۱۔

باب نمبر۱۶:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن پاک کی تلاوت اور تعلیم عام کرنے کا بیان

عن عثمانؓ قال قال رسول اللہﷺ خیرکم من تعلّم القرآن و علّمہ۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے رسول اللہﷺ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

وضاحت:

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی وہ آخری مکمل اور جامع کتاب ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے رسول عربی محمد مصطفیﷺ پر نازل کرکے، اور اس کی تعلیمات کے ذریعے انسانیت کو اس کی معراج پر لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے دور حاضر میں جدید الیکٹرانک میڈیا کی بدولت یہ بات واشگاف الفاظ میں پرزور شہادت کے ساتھ پیش کی جا سکتی ہے کہ دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہ ہے جہاں یہ کتاب موجود نہ ہو۔ اس کتاب کا نسخہ تو درکنار۔ اس کے قاری بھی موجود ہیں اور حافظ بھی، اور روزانہ دُنیا عالم میں یہ کتاب نہ صرف پڑھی پڑھائی جاتی ہے بلکہ دُنیا و آخرت کے فائدے کے لئے فلسفی اپنے اپنے ذوق کے مطابق اس کے فیوض سے سیراب ہوتے ہیں اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں لے رکھا ہے "ہم نے اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی خود اس کے محافظ ہیں۔" (۲)

اس کتاب کے ادب کا یہ اعجاز ہے جس مقصد کے لئے بھی کوئی اس کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کا بیڑا پار کردیتا ہے رسول عربی رہنمائے انسانیتﷺ کی جامع سیرت قرآن کو کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس کتاب کا موضوع انسان ہے۔ رسول عربیﷺ نے قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کو بہترین عمل اور

۱۔ صحیح بخاری (مترجم) جلد:۳، ص:۴۱، رقم حدیث:۱۹۔

۲۔ الحجر:۹۔

قاری کو بہترین شخص قرار دیا ہے۔

مختصراً:

سورۃ یٰسین کو قرآن کا دل اور اس کے پڑھنے والے کے لئے اللہ کی رضا کا حصول اور جامع مشکلات کا حل قرار دیا گیا ہے۔

سورۃ رحمٰن کو قرآن کی دلہن قرار دیا گیا ہے جو شخص سورۃ رحمٰن کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھتا ہے گویا اللہ تعالٰی کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے۔

سورۃ اخلاص کو قرآن کی ایک تہائی یعنی اس کے تین مرتبہ پڑھنے والے کو ایک پورے قرآن کے پڑھنے کے برابر اجر کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جس وقت رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملاتے اور اس میں پھونکتے" **قل هو اللّٰه أحد ،قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ بالرب الناس**" مکمل سورتیں پڑھتے پھر ان ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہوسکتا پھیرتے سر اور چہرے سے شروع کرتے اور بدن کی اگلی جانب سے ایسا تین بار کرتے۔(۱)

مزید فرمایا گیا ہے۔

جو شخص معوذتین یعنی سورۃ الناس اور سورۃ فلق روزانہ پڑھ کر سوتا ہے وہ شیطان کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

پھر فرمایا جو شخص نمازِ مغرب کی دو سنتوں کے درمیان دوران قرآت سورۃ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۃ فلق اور دوسری رکعت میں سورۃ الناس پڑھتا ہے اس پر کسی قسم کے جادو وغیرہ کا اثر نہیں ہوتا ہے۔

آداب تلاوت:

تلاوت ٹھہر ٹھہر کر سکون کے ساتھ کی جائے۔ادب کا پہلو ملحوظِ خاطر رکھا جائے۔تعوذ کا تلاوت سے قبل پڑھنا واجب ہے اللہ تعالٰی نے قرآن میں فرمایا ہے"**واذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰه من**

۱۔مشکوۃ المصابیح (مترجم)'جلد:۱'ص:۴۵۵۔

الشیطن الرجیم ''(۱) جب قرآن کی تلاوت کرنے لگو تو اللہ سے شیطان کی پناہ مانگ لیا کرو۔ جبکہ تسمیہ یعنی ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کا پڑھنا سنت ہے۔

روزانہ تلاوت کرنے والا شخص بڑھاپے کی عمر میں بھی یاداشت کی کمزوری کا شکار نہیں ہوگا۔

مقصد تحریر:

حدیث مندرجہ کی تحریر کا مقصد لوگوں کو تلاوت قرآن کی ترغیب دینا ہے اور بالخصوص تلاوت قرآن سے قبل تعوذ کا پڑھنا فرض اور تسمیہ کا پڑھنا سنت ہے اسلامی حکم کے بارے میں بتلانا ہے تاکہ ہم فرمان نبوی ﷺ پر عمل کر کے اپنے سینوں کو منور کر سکیں اور اپنی اولاد کو غلامی رسول ﷺ میں زندگی گزارنے کی ترغیب دے سکیں اور تلاوت قرآن سے شغف پیدا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نیک کاوش کو قبول فرما کر ثواب دارین عطا فرمائے۔

﴿ ☆ ☆ ☆ ﴾

۱۔ النحل: ۹۸۔

باب نمبر ۱۷:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلفاء راشدینؓ کے فضائل کا بیان

عن علیؓ قال قال رسول اللّٰہﷺ رحم اللّٰہ أبا بکر زوّجنی ابنته وحملنی الی دارالهجرة واعتق بلالاً من ماله، رحم اللّٰہ عمر یقول الحق و ان کان مرّا ترکه الحق و ماله صدیق، رحم اللّٰہ عثمان تستحییه الملائکة رحم اللّٰہ علیاً اللّٰهم أدر الحق معه۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دارالھجرت لیکر آئے پھر بلالؓ کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمرؓ پر بھی رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق کی بات کرتے ہیں اگر چہ وہ کڑوی ہو اسی لئے وہ اس حال میں ہیں کہ اِن کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیؓ پر بھی رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔

وضاحت:

اربعہ خلفاء راشدین ان معزز اور مطاہر ہستیوں میں سے پہلی چار مقتدر شخصیات ہیں جنہیں رسول اللہﷺ نے انکی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دی ہے ان چار معزز شخصیات کے مناقب ذیل میں برائے ثواب تحریر کیے جاتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ رسول اللہﷺ نے فرمایا ہے کہ میں ہر دوست کی دوستی سے بَری ہوں اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر صدیقؓ کو دوست بناتا۔ لیکن میں اللہ کا دوست ہوں۔

۱۔ جامع ترمذی (مترجم) جلد: ۲، ص: ۶۸۷، رقم حدیث: ۱۶۴۸۔

۲۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں ہمارے سردار ابوبکر صدیقؓ ہم سب میں بہتر اور نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ابوبکرؓ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں جس کے احسان کا بدلہ ہم نے چکا نہ دیا ہو۔ ہاں اُن کے احسان کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی قیامت کے دن دیں گے مجھے ابوبکرؓ کے مال کے علاوہ کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا۔

۴۔ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دُعا فرمائی کہ اسلام کو ابوجہل یا عمرؓ بن خطاب کے ذریعے تقویت فرما چنانچہ حضرت عمرؓ دوسری صبح نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام لائے۔(اسی لئے حضرت عمرؓ کو مُرادِ نبی ﷺ اور باقی اُمتیوں کو مریدِ نبی ﷺ کہا جاتا ہے)

۵۔ حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ''اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا ہے'' کوئی واقعہ ایسا نہیں جس میں حضرت عمرؓ اور دوسرے لوگوں نے کوئی رائے دی ہو اور قرآن عمرؓ کے قول کی موافقت میں نہ اُترا ہو۔

۶۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتا۔

۷۔ حضرت طلحہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور جنت میں میرا رفیق عثمانؓ ہے۔

۸۔ لوگو! عثمانؓ سے حیا کیا کرو فرشتے بھی عثمانؓ سے حیا کرتے ہیں۔

۹۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ آپ ﷺ کوہِ حرا پر تھے آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ اور زبیرؓ بھی تھے پہاڑ پر حرکت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ رک جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہدا کے علاوہ کوئی نہیں۔

۱۰۔ حضرت اُمِ سلمہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق حضرت علیؓ سے محبت نہیں کر سکتا اور کوئی مومن اس سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

۱۱۔ حضرت علیؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ۔

۱۲۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم میرے لئے اسی طرح ہو جس طرح موسیٰؑ کے لئے ہارون تھے۔

مقصد تحریر:

خدا کے دوست ہیں یارانِ پیغمبر

ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں کسی ایک کی اتباع کرلو ہدایت پا جاؤ گے۔ ہم پر لازم ہے مناقب خلفاء راشدین سمجھیں پڑھیں اور ان کی تعلیمات عام کریں۔ اللہ تعالیٰ خلوصِ نیت سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿ ☆ ☆ ☆ ﴾

باب نمبر ۱۸:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق کے بارے میں بیان

حدیث معاذبن جبلؓ قال قال بینما أنا ردیف النبیﷺ لیس بینی و بینه إلا أ خرةالرحل فقال یا معاذ ! قلت :لبیکَ یا رسول اللّٰهﷺ وسعدیکَ ثم سارساعة ثم قال یا معاذ قلت لبیکَ یا رسول اللّٰه وسعدیکَ قال هل تدری ماحق اللّٰه علی عباده ؟ قلت اللّٰه ورسوله أعلم .قال حق اللّٰه علی عباده أن یعبدوه ولا یشرکوا به شیئاثم سارساعة ثم قال یا معاذ بن جبل قلت لبیکَ یا رسول اللّٰه و سعد یکَ فقال هل تدري ماحق العبادعلی اللّٰه اذا فعلوه ؟قلت اللّٰه ورسوله أعلم .قال حق العباد علی اللّٰه أن لا یعذبهم. (۱)

ترجمہ:

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھا اور میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی تیسرا شخص حائل نہ تھا تو سفر کے دوران حضور ﷺ نے مجھے مخاطب ہوکر فرمایا! اے معاذؓ میں نے جواباً عرض کیا لبیک میں حاضر ہوں اور آپ ﷺ کی رضا مندی اور خوشنودی کا طلبگار ہوں اس کے بعد حضور ﷺ کچھ عرصہ تک اپنی سواری پر سوار ہو کر آگے بڑھے اس کے بعد آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا! اے معاذؓ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں اور آپ ﷺ کی رضا مندی اور خوشنودی کا طلبگار ہوں اس کے بعد حضور ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ اے معاذؓ کیا تجھے معلوم ہے کہ اللہ

۱۔ جامع ترمذی (مترجم) جلد:۱ص:۳۰۷ رقم حدیث:۴۶۸۔

تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا! اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اس کے سوا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں پھر حضور ﷺ اپنی سواری پر کچھ عرصہ آگے بڑھے اور دریافت فرمایا! اے معاذؓ! کیا تجھے علم ہے کہ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے (جب وہ یہ کام کرلیں یعنی اسی کی عبادت کریں کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہرائیں) تو میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

وضاحت:

مندرجہ بالا حدیث کے دو اہم ضمن بیان ہوئے ہیں اور حقوق و فرائض کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان بطریق احسن بزبانِ رسالت ﷺ بیان ہوا ہے۔ یعنی بندے پر واجب ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے اور اس کے سوا کسی کو شریک کسی بھی قسم کا نہ کرے۔ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر فرمانِ رسول ﷺ کو ذہن میں رکھ کر عمل پیرا ہوگا تو اللہ تعالیٰ بندے کی خطائیں درگزر فرماتے ہوئے اسے عذاب نہ دے گا۔

مقصدتحریر:

اس حدیث کے اندراج کا مقصد لوگوں کو فرمانِ رسول ﷺ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلانا ہے لوگ شرک چھوڑ کر توکل علی اللہ کریں اللہ تعالیٰ کی حکمرانی تسلیم کریں اپنے اذہان کے اندر محبتِ الٰہی کا شعور پیدا کریں اپنے دلوں کو اللہ کی یاد سے منور کریں توحید کا عملی نمونہ پیش کریں توحید کا اقرار کما حقہ کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت کے ہر قسم کے عذاب سے نجات دے گا ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے گا۔ اور اپنی پناہ میں رکھے گا۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر ۱۹:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندہ مومن کے حقوق کے بارے میں بیان

وعن أبی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ للمومن علی المومن ستّ خصال یعوده اذا مرض و یشهده اذامات ویجیبه اذا دعاه و یسلّم علیه اذا لقیه و یشمته اذا عطس و ینصح له اذا غاب أو شهد ولم أجده فی الصحیحین ولکن ذکره صاحب الجامع بروایة النسائی۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک مومن کے دوسرے مومن پر (۶) حق ہیں۔

۱۔ جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرے

۲۔ جب وہ فوت ہو جائے اس کے جنازے میں شرکت کرے

۳۔ جب وہ دعوت دے تو دعوت قبول کرے

۴۔ جب اسے ملے تو سلام کرے

۵۔ جب وہ چھینک مارے تو اس کا جواب دے

۶۔ جب وہ غیر حاضر ہو تو اس کی خیر خواہی کرے۔

وضاحت:

مندرجہ بالا حدیث میں ایسے مشترکہ کاموں کا حکم دیا گیا ہے جس کے ذریعے جدید/وقت کی کمی، بلاوجہ کی مصروفیت/نفاق ومنافقت جیسی برائیوں سے معاشرتی اقدار تنزلی کا شکار ہیں مندرجہ تعلیمات پر عمل

۱۔ مشکوۃ المصابیح (مترجم)، جلد: ۲، ص: ۳۸۳، رقم حدیث: ۴۴۲۳۔

کرتے ہوئے اخوت ومحبت، پُرامن اور پُرسکون معاشرے کی فضاء اسلامی شعائر کے مطابق بالخصوص فرمانِ رسول ﷺ کے قول کے مطابق ادا کر کے پُرامن بقائے انسانیت کا عملی مظاہرہ کیا جاسکتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ تین کھانوں کا اللہ تعالیٰ حساب نہیں لے گا۔ ماہ رمضان میں سحری کے وقت کھایا گیا کھانا۔ ماہِ رمضان میں افطار کے وقت کھایا گیا کھانا۔ دوستوں کو اللہ کی رضا کے لئے کھلایا گیا کھانا۔ مسلمانوں کی یہ خوبی قرآن میں بیان ہے''وہ اللہ کی محبت کے لئے مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں''(۱)

نبی کریم ﷺ نے مزید فرمایا جس کا مفہوم کچھ یوں ہے۔

جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں مصافحہ اور معانقہ کرتے ہیں اللہ کی حمد بیان کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جُدا ہونے سے پہلے اُن کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔(۲)

مقصد تحریر:

مندرجہ بالا روزمرّہ کی مستعمل (۶) باتوں پر عمل کر کے سنتِ امام الانبیا ﷺ کا عملی نمونہ پیش کریں اور معاشرتی طور پر اپنے آپ کو مسلمان ہونے کا عملی ثبوت دیں۔ اور شفاعتِ مصطفوی ﷺ کو اپنا مقدر بنائیں۔ معاشرتی برائیوں سے بچتے ہوئے الفت ومحبت کے بیج بو کر اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں کے مطابق گزاریں اور مندرجہ تعلیمات کی ترویج اپنی اولاد میں منتقل کریں۔

﴿ ☆ ☆ ☆ ﴾

۱۔ الدھر :۸۔

۲۔ مشکوٰۃ المصابیح (مترجم) جلد ۲، ص: ۳۹۳، رقم حدیث: ۴۲۷۲۔

باب نمبر ۲۰:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصولِ علم کی تلقین و ترویج کا بیان

عن ابنِ عباسؓ أن رسول اللّٰه ﷺ قال من يرّد اللّٰه به خيراً يفقهه في الدين۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لئے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

وضاحت:

حصولِ علم، فضیلتِ علم اور عالم کے بارے میں مزید احادیث پیشِ خدمت ہیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے علم سیکھنے کے لئے کوئی راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے وہ واپس لوٹنے تک اللہ کی راہ میں ہے۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص سے ایسا سوال کیا گیا جسے وہ جانتا ہے اور اس نے اسے چھپایا تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اُٹھائے گا کہ اسے لوگوں سے کھینچ لے بلکہ علماء کے اُٹھ جانے سے علم اُٹھ جائے گا اور لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے لوگ ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (۲)

۱۔ جامع ترمذی (مترجم)، جلد:۲، ص:۲۴۷، رقم حدیث:۵۴۲۔

۲۔ جامع ترمذی (مترجم)، جلد:۱، ص:۲۴۹، رقم حدیث:۲۲۱۔

۵۔ حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے طالب علم کی رضا کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں عالم کے لئے آسمان وزمین میں موجود ہر چیز مغفرت طلب کرتی ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اس کے لئے استغفار طلب کرتی ہیں پھر عالم کی عابد پر اسی طرح فضیلت ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر، علماء انبیاء کے وارث ہیں اور بیشک انبیاء کی وراثت درہم ودینار نہیں ہوتے بلکہ ان کی میراث علم ہے پس جس نے اسے حاصل کیا اس نے انبیاء کی وراثت سے بہت سا حاصل کیا۔(۱)

۷۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جو عالم لوگوں کو علم سیکھاتا ہے آسمانوں میں بڑا آدمی پکارا جاتا ہے

۸۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مومن بھلائی اور خیر کی باتیں سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتا۔

۹۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حکمت کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے لہٰذا اسے جہاں بھی پائے وہ اس کا مستحق ہے۔

مقصدِ تحریر:

علم عبادت سے افضل ہے علم سے جائز ناجائز حلال حرام اللہ تعالیٰ کی مرضی اور ناراضگی معلوم ہوتی ہے انسان علم کی بدولت بہت ساری گمراہیوں اور خرابیوں سے بچ جاتا ہے عبادت کا فائدہ صرف عبادت کرنے والے کو ہوتا ہے جبکہ علم کا فائدہ دوسروں تک پہنچتا ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دین کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے۔

نبی کریم ﷺ اکثر یہ دُعا مانگا کرتے تھے اور اُمت کو بھی اسی دُعا کی تاکید فرمائی ہے

"رب زدنی علما" (اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا علم عطا فرمائے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں دلوں کو منور کریں اور نیک کام کرنے کی تلقین کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۔ جامع ترمذی (مترجم)، جلد:۲، ص:۲۶۳، رقم حدیث:۵۸۰۔

باب نمبر ۲۱:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام کرنے کے آداب اور فرضیت کا بیان

وعن عبداللّٰہ ابنِ عمرو أن رجلاً سأل رسول اللّٰہ ﷺ أي الاسلام خير قال تطعم الطعام و تقرئ السلام علىٰ من عرفت ومن لا تعرف ـ (۱)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اسلام کا کون سا عمل بہتر ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہر واقف اور ناواقف کو سلام کہو اور کھانا کھلاؤ۔ (یہی بہتر عمل ہے)

وضاحت:

اس دعائیہ کلمہ کا آغاز حضرت آدمؑ کی تخلیق سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جب آدمؑ کو پیدا فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ وہ کچھ فاصلے پر بیٹھے ہوئے فرشتوں کو سلام کہیں تو حضرت آدمؑ نے فرشتوں کے پاس جا کر "السلام علیکم" کہا اور فرشتوں نے جواباً "وعلیک السلام ورحمۃ اللّٰہ" کہا اور حضرت آدمؑ اللہ کے پاس چلے گئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے تمام انبیاء کا یہی سلام رہا ہے۔ سلام کی دو بڑی حیثیتیں ہیں ایک طرف سلام تحفہ انسانیت ہے تو دوسرا شعار اسلام ہے تاہم سلام کرنے کے چند اہم آداب ملاحظہ ہوں۔

۱۔ جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر طور پر سلام کو لوٹا دیا کرو۔ یا اسی کو لوٹا دو۔ (۲)

۲۔ تھوڑی تعداد والوں کو چاہیے کہ زیادہ تعداد والوں کو سلام کریں۔

۳۔ سوار پیدل کو سلام کرئے۔

۱۔ صحیح بخاری (مترجم)، جلد: ۱، ص: ۱۱۲، رقم حدیث: ۲۷۔

۲۔ النسآء: ۸۶۔

۴۔ کھڑا بیٹھے کو سلام کرے۔

۵۔ گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔

۶۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔

۷۔ جب کوئی آدمی مجلس میں آئے تو سلام کرے اور جب واپس لوٹے تو پھر بھی سلام کرے۔

۸۔ جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو تو اہلِ خانہ کو سلام کہے جب گھر سے نکلے تو سلام کہے۔

۹۔ گفتگو کرنے سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔

مندرجہ حالتوں میں سلام کرنا منع ہے۔

ا۔ جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو۔

۲۔ جب کوئی تلاوتِ قرآن کر رہا ہو۔

۳۔ وہ مجلس جہاں وعظ اور درسِ قرآن ہو رہا ہو۔

۴۔ قاضی جب عدالت کر رہا ہو۔

۵۔ جب آدمی کھانا کھا رہا ہو۔

۶۔ جب کوئی نہا رہا ہو یا قضاء حاجت کر رہا ہو۔

۷۔ جب آدمی خلافِ شرع کام کر رہا ہو۔

مقصد تحریر:

سلام سنتِ انبیاء، فرمانِ الٰہی اور امام الانبیاء ﷺ کا خصوصی شیوہ رہا ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے۔ ''لوگو! کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ صلہ رحمی کرو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھو جنت میں امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے'' یعنی ہم سلام / اسلام پھیلاتے ہوئے اپنے اندر مساوات پیدا کرتے ہوئے نخوت اور تکبر کے مرض سے بچتے ہوئے اطاعت خداوندی کا عملی نمونہ یہ سمجھ کر کریں رسول عربی ﷺ کے قول / فرمان / عمل کو زندہ رکھ رہے ہیں تا کہ حوضِ کوثر نصیب ہو سکے اور شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کے حقدار بن سکیں۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر ۲۲:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجلس کے آداب کے بارے میں بیان

وعن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ قال لا یقیم الرجل الرجل من مجلسه ثم یجلس فیه ولکن تفسحوا و توا سعوا۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کوئی شخص کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے بلکہ گنجائش پیدا کرو اور کشادگی کرو۔

وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں فرمایا ہے۔

"یا یھا الذین امنوا اذا قیل لکم تفسحوا في المجلس فافسحوا یفسح اللہ لکم"(۲)

ترجمہ:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تمہیں کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو تو کھل جایا کرو تا کہ اللہ تمہیں فراخی دے۔

اسلام نے اپنی تعلیمات یعنی قرآن وسنہ میں آداب مجلس کے تذکرہ کو اہمیت صرف اس لئے دی ہے کہ مساوات قائم رہے کیونکہ اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھے گا تو برتری کا اظہار ہوگا مساوات قائم کرنے میں خلل آئے گا۔ ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے پھر واپس آجائے اور وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔

۱۔ صحیح بخاری (مترجم)، جلد:۳، ص:۳۰۷، رقم حدیث:۱۲۰۰۔

۲۔ مجادلہ:۱۱

باب نمبر۲۳:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گھر میں داخلے کے لئے اجازت طلب کرنے کا بیان

عن أبی سعید الخدری قال أتانا ابو موسیٰ قال ان عمر ارسل الیّ أن أتیه فأتیت بابه فسلمت ثلثا فلم یرد علیّ فرجعت فقال ما منعک أن تاتینا فقلت إني اتیت فسلمت علی بابک ثلاثا فلم تردوا علی فرجعت فقد قال لی رسول اللّٰه إذااستاذن احدکم ثلاثا فلم یؤذن له فلیرجع فقال عمر أقم علیه البینه قال أبو سعید فقمت معه فذهبت الی عمر فشهدت۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدریؓ سے راویت ہے انہوں نے کہا ہمارے پاس حضرت ابوموسیٰ آئے کہا بیشک حضرت عمرؓ نے مجھے کہلا بھیجا ہے کہ میں ان کے پاس جاؤں پس میں ان کے دروازے کے پاس آیا اور تین بار سلام کہا۔ پس مجھے کوئی جواب نہ ملا تو میں واپس چلا آیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا تجھے ہمارے پاس آنے سے کس چیز نے روکا! پس میں نے کہا یقیناً میں آیا تھا اور آپؓ کے دروازے پر تین مرتبہ سلام کہا تھا مگر آپؓ کی طرف سے جواب نہ ملنے پر میں واپس چلا آیا۔ کیونکہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے۔ پس اسے اجازت نہ دی جائے تو وہ واپس لوٹ جائے۔ پھر حضرت عمر فاروقؓ نے کہا اس پر ثبوت قائم کرو۔ ابوسعیدؓ نے کہا میں اس کے (ابوموسیٰؓ) کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر فاروقؓ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

وضاحت:

۱۔ صحیح مسلم (مترجم) جلد: ۵ ص: ۳۴۷۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے چادر اور چار دیواری کے تحفظ کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے قرآن مجید میں صراحت سے حکم دیا گیا ہے ''اے ایمان والو! کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے مت داخل ہو۔ جب تک کے اجازت نہ لےلو اور ان کے رہنے والوں پر سلام نہ کرلو یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو پھر اگر کسی کو نہ پاؤ تو گھر میں ہرگز داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ ملے۔ اگر تمہیں کہا جائے لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ وہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے''۔(۱)

نبی کریم ﷺ نے تو صاحبِ خانہ کے لیے بھی ضروری قرار دیا ہے کہ جب وہ اپنے گھر میں داخلہ کے لیے اجازت مانگے تو صرف 'میں' نہ کہے بلکہ اپنا تعارف / پورا نام بتائے۔ تاکہ کسی بھی قسم کا ابہام پیدا نہ ہو سکے۔ تاہم داخلہ کی اجازت لیتے وقت بھی ذیل آداب ملحوظِ خاطر رکھے جائیں۔

۱۔ گھر کے مرکزی دروازے پر دستک وغیرہ دیتے وقت ایک طرف دائیں / بائیں کھڑا ہو کر اجازت مانگی جائے۔

۲۔ اجازت لیتے وقت گھر کے اندر نہ جھانکا جائے۔

۳۔ چھوٹے بچے، لونڈیوں وغیرہ کے لیے اجازت ضروری نہیں۔

۴۔ اجازت لیتے وقت اپنا پورا تعارف کروا کر اہلِ خانہ کو سلام کیا جائے۔

۵۔ تین اوقات ایسے ہیں جن میں بچوں، غلاموں اور لونڈیوں کا اجازت لینا ضروری ہے وہ اوقات نمازِ عشاء کے بعد، نمازِ صبح سے پہلے اور دوپہر کے ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

''لیکن تین اوقات ایسے ہیں کہ ان کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے وہ وقت نمازِ عشاء کے بعد، نمازِ صبح سے پہلے اور دوپہر کے ہیں جب قیلولہ کے لئے کوئی لیٹے اور تخلیہ کا وقت ہے۔''(۲)

مقصدِ تحریر:

مندرجہ حدیث جہاں استیذان، شرم و حیا، عزت و حرمت کی پاسداری کا ذریعہ ہے وہاں اس کے نفاذ سے اخلاقی بصیرت اور پاکیزگی کے جذبہ کو تقویت ملتی ہے اور تخلیہ میں مخل ہونے سے جو نفرت کے جذبات

۱۔ النور: ۲۸،۲۷۔

۲۔ النور: ۵۹،۵۸۔

پیدا ہوتے ہیں وہ محبت اور اُلفت میں بدل جاتے ہیں۔ ہمیں روزمرّہ زندگی میں دن میں بیسوں مرتبہ آنا جانا ہوتا ہے اجازت کے اس طریقے پر فرمانِ الٰہی اور سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق عمل کر کے نہ صرف ہم اپنی دُنیا کو جنت میں بدل سکتے ہیں بلکہ آخرت میں بھی لواءِحمد اور شفاعتِ شفیعِ مذنبین ﷺ کے حقدار ٹھہر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر۲۴:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسن اخلاق اور عظمت و کبریائی کے بارے میں بیان

وعن عبداللّٰه بن عمرو قال قال رسول اللّٰه ﷺ ان من أحبكم الیّ أحسنكم أخلاقا۔(۱)

ترجمہ:

اور حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بیشک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کا تم سب سے اچھا اخلاق ہے۔

وضاحت:

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد بھی یوں بیان فرمایا۔ بیشک مجھے اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "اے اللہ! تو نے مجھے خوشنما بدن دیا ہے پس میرا خلق بھی سہانا رکھ۔" اسی طرح ابوداؤدؒ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے "قیامت کے دن مومن کے ترازو میں جو سب سے بھاری چیز رکھی جائے گی وہ عمدہ خلق ہے اللہ تعالیٰ بدکلام اور بے ہودہ شخص کو برا جانتا ہے۔" اسی طرح حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "مومن اپنے حسنِ خلق کے ذریعے رات بھر کے نماز گزار اور دن بھر کے روزہ دار کا درجہ پالیتا ہے۔

عظمت وکبریائی:

عن أبی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ یقول اللّٰه تعالیٰ الكبریاء ردائي والعظمة ازاری فمن نازعنی واحداًمنها أدخلته النار وفي روایةقذفته في النار۔(۲)

۱۔ صحیح بخاری باب الرفق والحیا، وحسن الخلق۔

۲۔ رواہ مسلم باب الغضب والکبر۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا تہبند ہے پس جو شخص ان دونوں میں سے ایک کو بھی مجھ سے چھینے گا میں اسے آگ میں داخل کردوں گا اور ایک روایت میں ہے میں اُسے آگ میں پھینکوں گا۔

وضاحت:

کبریائی اور عظمت دو ایسی صفات ہیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے لازم ہیں کسی شخص کو بھی مجازی طور پر ان کا اظہار نہیں کرنا چاہیے صفتِ کبریائی کو رداء یعنی چادر اور عظمت کو ازار یعنی تہبند سے تشبیہ دی گئی ہے یہ دونوں کپڑے جسم ڈھانپنے کے لئے ہوتے ہیں اور یہ دونوں صفات اللہ تعالیٰ کی دوسری صفات کو اپنے اندر لیئے ہوئے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر صفت کبریائی اور عظمت کو ظاہر کرتی ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے صفت کبریائی کو چادر اور عظمت کو تہبند کہا ہے حدیث کے آخر میں فرمایا گیا ہے۔ جو شخص ان مندرجہ صفات کو مجازی طور پر بھی اپنائے یا ان میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو تکبر کی وجہ سے آگ میں داخل کردے گا اسی مرض تکبر کی وجہ سے شیطان بارگاہِ الٰہی سے راندہ ہوا ہے قرآن پاک شاہد ہے کہ "فاهبط منها فما يكون لك أن تتكبر فيها فاخرج انك من الصاغرين۔" (۱) (پھر اس حالت سے اتر جا۔ تیرے لئے یہ زیبا نہیں کہ تو تکبر کرے سو نکل جا تو ذلیل ہونے والوں میں سے ہے۔)

اگر کبریائی اور عظمت خداوند بزرگ و برتر کی رداء اور ازار ہیں تو انسان کی صفت عاجزی اللہ تعالیٰ کی دو صفات کے مساوی ہے۔ رسول کریم ﷺ سے جب سفرِ معراج پر پوچھا گیا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ہاں شرفِ ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں دوست دوستوں کے پاس تحائف لے کر آتے ہیں آپ ﷺ کیا تحفہ لائے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ایسا تحفہ جو پہلے بارگاہِ الٰہی میں نہ ہے "عاجزی" لیکر حاضر خدمت ہوا ہوں۔

مقصد تحریر:

ہمیں چاہیے کہ روزمرہ زندگی میں اپنے اخلاق اچھے کریں اخلاقِ حسنہ کو فروغ دیں اور اخلاقِ رزیلہ جن کا سردار تکبر ہے ان سے بچیں۔ کیونکہ تکبر جیسے رزیلہ فعل سے انسان انسانیت کی معراج کو پامال کرتا

۱۔ الاعراف ۱۳۔

شروع کر دیتا ہے دوسروں کو اپنے سے حقیر جانتا ہے۔ تکبر سے بچنے کا واحد راستہ اور موذی مرض کا علاج ذکرِ الٰہی اور خدمتِ خلق ہے کیونکہ دوسروں کی خدمت کا جذبہ دل میں ہو تو انسان تکبر سے بچ سکتا ہے۔ معراج انسانیت پر فائز ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر۲۵:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلہ رحمی اور مخلوق پر رحمت و شفقت کا بیان

عن انسؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من أحب أن یبسط له رزقه و ینساله في أثره فلیصل رحمه ۔(۱)

ترجمہ:

حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے یا اس کی عمر بڑھا دی جائے تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

وضاحت:

مندرجہ حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے رشتہ داروں اور قرابت داروں سے تعلقات قائم رکھنے کی تلقین کی ہے اور اس کا دیناوی فائدہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر اور رزق بڑھا دیتا ہے۔ اسلام معاشرتی زندگی کو صحت مند خطوط پر چلانے کے لئے صلہ رحمی پر بہت زور دیتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے۔

وبالوالدین احسانا وذی القربی (۲) (ماں باپ اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو)

مزید فرمایا "فات ذا القربی حقّه" (۳) (پس تم قرابت داروں کو ان کا حق دو)

مزید فرمایا "وأت ذالقربی حقّه" (۴) (رشتہ داروں کا حق ادا کرو)

پس جہاں حقوق معاشرت اور صلہ رحمی پر زور دیا تو ساتھ یہ بھی فرمایا تقویٰ کی تکمیل کے لئے یہ عناصر ضروری ہیں اور ہم ان حقوق کی ادائیگی کے بارے میں تم سے ضرور دریافت بھی کریں گے چنانچہ ارشاد ربانی ہوا۔

"واتقواللّٰه الذي تسئالون به والارحام" (۵) (اللہ کے حقوق کی جس کے ذریعہ سے تم ایک

۱۔ صحیح بخاری (مترجم) جلد:۳، ص:۳۶۸، رقم حدیث:۹۲۴۔

۲۔ البقرۃ:۸۳۔ ۳۔ الروم:۳۸۔

۴۔ بنی اسرائیل:۲۶۔ ۵۔ النسآء:۱۔

باب نمبر ۲۲:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اولاد کے اچھے نام رکھنے کے بارے میں بیان

وعن ابن عمرؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ أن أحب أسمائكم الى اللّٰه عبداللّٰه و عبدالرحمن۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابنِ عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ناموں میں سے سب سے پیارے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

وضاحت:

مندرجہ بالا حدیث کا تعلق ہماری روزمرّہ زندگی کے ساتھ بہت گہرا ہے ہم اپنے بچوں کے نام اسلامی شعائر سے ہٹ کر رکھتے ہیں اور اساس بھول جاتے ہیں رسولِ پاک ﷺ نے اپنی اُمت کو اچھے نام رکھنے کی ترغیب دی ہے جن کے معنیٰ بھی اچھے ہوں اور سب ناموں سے پیارے نام ''عبداللہ'' اور ''عبدالرحمٰن'' قرار دیئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کے اور بھی صفاتی نام ہیں لیکن ان مندرجہ ناموں میں اللہ کی معبودیت اور بندے کی عبدیت کا اظہار ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ جس میں حضرت براءؓ کا نام نبی کریم ﷺ نے تبدیل کر کے زینبؓ رکھا تھا اور ساتھ فرمایا ہے کہ اپنے ناموں کو پاکیزہ مت جتاؤ۔ اور تم میں سے نیکی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اسی طرح ایک اور حدیث میں جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ حضرت عمرؓ کی ایک صاحبزادی تھی جس کو عاصیہ کہا جاتا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔

مختصراً:

۱۔ صحیح مسلم (مترجم)' جلد:۵' ص:۳۲۷۔

مشکوۃ المصابیح (مترجم)' جلد:۲' ص:۴۰۷' رقم حدیث:۴۵۴۴۔

زمانہ جاہلیت میں عرب ایسے نام رکھتے تھے جن سے سرکشی، فساد، تکبر وغیرہ کا پہلو نکلتا ہوتا تھا رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف ان ناموں کو ناپسند فرمایا بلکہ تبدیل بھی فرما دیا۔ جس سے ظاہر ہوتا کہ برے ناموں کو تبدیل کرنا مستحب ہے۔

ایک اور حدیث جس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ جس نام کے ساتھ محمد ﷺ / احمد ﷺ ہوگا روزِ محشر ان ناموں کے بندوں کی بخشش آسان ہوگی۔ مزید فرمایا کہ تم اپنے نام انبیاء کے ناموں پر رکھ لیا کرو میرے ناموں پر رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر اپنا نام اور کنیت نہ رکھا کرو۔

مقصد تحریر:

مندرجہ بالا حدیث کی ترویج عملاً ہم پر کرنی لازم ہے۔ کیونکہ نام انسانی ذات پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں ہم اپنے بچوں کے دورِ حاضر میں ایسے نام رکھیں جو اللہ کے محبوب کے پسندیدہ نام ہوں۔ نہ جانے ہم قلزمِ دُنیا کے اندر کون سا قطرہ نیکی کی صورت میں گرا دیں جس سے ہماری دُنیا بدل جائے اور روزِ محشر شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نیک کاموں میں ہماری مدد فرمائے اور ہمیں دوسروں کے لیے آسانیاں تقسیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر ۲۷:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدقہ جاریہ کی فضیلت کا بیان

عن عبداللّٰہ بن عمرؓ أن رسول اللّٰہ ﷺ قال المسلم أخوالمسلم لا يظلمه ولا يسلمه ومن كان في حاجة أخيه كان اللّٰه في حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج اللّٰه عنه كربة من كربات يوم القيامة ومن ستر مسلما ستره اللّٰه يوم القيامة۔(۱)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے اکیلا تنہا چھوڑتا ہے جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان سے تکلیف اور اذیت دور کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے مصائب و آرام اور دکھ تکلیف میں سے دکھ اور تکالیف دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

وضاحت:

ایک اور روایت حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کریں گے اور جو شخص کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی و سہولت کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کریں گے اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں لگا رہتا ہے۔(۲)

۱۔صحیح بخاری (مترجم) جلد:۱ ص:۸۹۳ رقم حدیث:۲۲۶۷۔

۲۔جامع ترمذی (مترجم) جلد:۱ ص:۹۹۰ رقم حدیث:۱۲۸۳۔

اسی طرح حضرت ابودرداءؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے اس چیز کو دور کرے گا جو اسے عیب دار کرتی ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ سے دوزخ کی آگ دور کرے گا۔(۱)

راستہ میں سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا صدقہ جاریہ ہے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص راستے پر چل رہا تھا اور اس نے کانٹے دار شاخ دیکھی اور اس نے اسے ہٹا دیا اللہ تعالیٰ اسے اجر دے گا اور بخش دے گا۔(۲)

حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ میری ماں مرگئی اب کونسا صدقہ افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا پانی ،انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ اس کا ثواب سعد کی ماں کو پہنچے گا۔(۳)

مختصراً:

بعض نیکیاں جو بظاہر دیکھنے میں اگرچہ معمولی معلوم ہوتی ہیں لیکن ان کے ثمرات بہت ہی دُور رس اور قیمتی ہوتے ہیں اور جب کسی قوم کا دورِ انحطاط آتا ہے تو وہ ہمیشہ عمدہ خصائل ترک کر کے دوسری اقوام کے خسیس رذائل اختیار کر لیتی ہے بدقسمتی اور شامتِ اعمال کے باعث جب یہ نعمتیں مخلوقِ خدا سے چھین لی جاتی ہیں تو پھر ہمیشہ بدامنی قتل وغارت کے باعث تباہی مچتی ہے انسان تو درکنار اسلام نے حیوانات کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' اللہ تعالیٰ نے ایک فاحشہ عورت کی محض اس وجہ سے مغفرت فرمادی کہ اس عورت کا گزر ایک پیاسے کتے کے نزدیک سے ہوا جو ایک کنویں کے کنارے پر اپنی زبان نکالے لیٹا ہوا تھا اور وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے دم توڑ رہا تھا اس کتے کو دیکھ کر اس عورت سے رہا نہ گیا تو اس نے فوراً اپنی سر کی اوڑھنی اُتاری اور پاؤں کا جوتا اس میں باندھ کر کنویں سے پانی نکالا اور کتے کو پلا دیا۔ اس عورت کی اس نیکی کے باعث اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہمیں جانوروں کے ساتھ بھی ہمدردی کرنے کا ثواب ملے گا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جی ہاں جانور تو جانور! ہر جاندار کے ساتھ ہمدردی کرنے کا ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرماتا

۱۔ جامع ترمذی (مترجم)' جلد:۱'ص:۹۹۱' رقم حدیث:۱۲۸۵۔
۲۔ جامع ترمذی (مترجم)' جلد:۱'ص:۱۰۰۱' رقم حدیث:۱۳۰۳۔
۳۔ سنن ابوداؤد (مترجم)' جلد:۱'ص:۶۸۲' رقم حدیث:۱۶۶۷۔

ہے۔

مقصدتحریر:

انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے لہٰذا اس کی شرافت کا تقاضا ہے کہ اپنے مابین محبت واُلفت قائم کرے۔تاکہ عالمِ انسانیت سے لیکر عالمِ حیوانیت تک تمام مخلوق اطمینان اور سکون سے زندگی بسر کر سکے۔ہم پر واجب ہے کہ ہم ہمیشہ دوسروں کے گناہ وعیوب پر پردہ ڈالیں نیکی کرنے کا چھوٹے سے چھوٹا موقعہ بھی ضائع نہ کریں اور صدقہ جاریہ کے ذریعے اپنی عاقبت سنواریں اوراپنی زندگی میں سیرتِ محمدی ﷺ کے پہلو اجاگر کریں اور سیرتِ طیبہ کو اپنا شعار بنائیں۔

باب نمبر ۲۸:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھینک اور جمائی کے بارے میں بیان

عن ابو ہریرۃؓ عن النبی ﷺ قال ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذاعطس أحدکم وحمداللہ کان حقاً علی کلِ مسلم سمعہ أن یقول لہ یرحمکَ اللہ فاما التثاؤبُ فانما ھو من الشیطن فاذا تثائب أحدکم فلیردہ مااستطاع فان أحدکم اذا تثائب ضحکَ منہ الشیطان۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے پس جب تم میں سے کوئی چھینکے تو "الحمد للہ" کہے تو ہر مسلمان پر جس نے اس کو سُنا لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اسکو "یرحمکَ اللہ" کہے۔ جہاں تک جمائی کا تعلق ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے پس جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے کیونکہ تم میں سے جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان اس کی ہنسی اڑاتا ہے۔

وعن أبی سعید الخدریؓ أن رسول اللہ ﷺ قال اذا تثائب احدکم فلیمسکَ بیدہ علی فمہ فان الشیطن یدخل۔(۲)

ترجمہ:

اور حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے۔ جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنے منہ کو اپنے ہاتھ سے بند کرے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

۱۔ صحیح بخاری (مترجم) جلد:۳، ص:۴۵۲، رقم حدیث:۱۱۵۴۔

۲۔ صحیح مسلم (مترجم) جلد:۶، ص:۴۹۶۔

وضاحت:

باب مندرجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چھینک رحمت اور جمائی زحمت کی علامت ہے تاہم چند مندرجہ نکات ذہن میں رکھیں؛

چھینک آنے پر ذیل مجلسی آداب کا خیال رکھیں۔

۱۔چھینک آنے پر منہ کو نیچے کرلیں۔
۲۔حاضرین کی طرف سے منہ پھیرلیں۔
۳۔منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لیں۔
۴۔جسے چھینک آئے وہ الحمدُ للّٰہ کہے۔
سننے والا جواباً یَرحمکَ اللّٰہ کہے
جواباً چھینکنے والا یھد یکمُ اللّٰہ ویصلح لکم کہے۔

نوٹ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔اپنے بھائی کی چھینک کا جواب تین مرتبہ چھینک آنے پر دو پس اگر زیادہ چھینک آئے تو وہ زکام ہے۔

۵۔اگر چھینکنے والا الحمدللہ نہ کہے تو جواب نہ دیا جائے گا۔

نوٹ: مرد کو جوان عورت اور عورت کو جوان مرد جواب نہ دے۔

جبکہ
جمائی سستی کی علامت ہے۔
اسے حتی المقدار روکا جائے۔
اور جمائی آنے پر بائیں ہاتھ کو منہ پر رکھ کر روکنے کی کوشش کی جائے اور نماز کے دوران قیام میں جمائی آنے پر دائیاں ہاتھ منہ پر رکھا جا سکتا ہے۔

مقصدتحریر:

ذیل باب کوتحریر کرنے کا مقصد اُمتِ مسلمہ کے قارئین حدیث مندرجہ بالا پڑھنے کے بعد اپنی عادت بنالیں اوران تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے یہ بات ہرگز دل ودماغ سے دور نہ کریں کہ وہ اپنے مہربان نبی ﷺ کی سنت کو زندہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلے انہیں شفاعت رسول ﷺ روزِ قیامت عطا فرمائے گا اوراس تعلیم کوموبائل کے ذریعے، بیان کے ذریعے جیسے بھی ہوعوام الناس میں عام بھی کریں اس سے نہ صرف آپ کی شخصیت میں وقار پیدا ہوگا بلکہ شفاعتِ رسالت ﷺ بھی مقدر بن جائے گی۔

باب نمبر۲۹:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وضو اور غسل کے فرائض کے بارے میں بیان

عن أبی هریرهؓ عن رسول اللّٰہﷺ قال إذا استیقظ أحد کم من منامه فتوضاء فلیستنثر ثلاث مرّات فإن الشیطان بیت علی خیشومه۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص سو کر اُٹھے پھر وہ وضو کرے تو تین مرتبہ ناک صاف کرے کیونکہ شیطان رات میں ناک کی جڑ میں رہتا ہے (مراد نیند کی حالت ہے چاہے رات میں سوئے یا دن میں)۔

وضاحت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ

''اے ایمان والو جب نماز کے لئے کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہو لو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دے تا کہ تم احسان مانو۔(۲)

وضو کا طریقہ:

حضرت عبد خیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس ایک کرسی لائی گئی وہ اس پر بیٹھ گئے پھر ایک

۱۔سنن نسائی (مترجم) جلد:۱ص:۲۷رقم حدیث:۹۱۔

۲۔المائدۃ:۶۔

برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا اور تین مرتبہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنا برتن جھکا کر پانی ڈالا پھر کلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین مرتبہ، پھر تین مرتبہ انہوں نے اپنا چہرہ دھویا اور دونوں بازو دھوئے پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے تین تین مرتبہ۔ اس کے بعد فرمایا کہ جس شخص کو خواہش ہو رسول کریم ﷺ کے وضو کو دیکھنے کی تو آپ ﷺ کا وضو کا طریقہ یہی تھا۔(۱)

تاہم وضو کرتے وقت ذیل امور پیش نظر رکھیں۔

وضو کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔

تمام اعضاء تین تین مرتبہ دھوئیں۔

اجتماعی جگہ پر وضو کرتے وقت یہ یقین رکھیں کہ آپ کے وضو کے پانی کے چھینٹے وغیرہ دوسروں پر تو نہ گر رہے ہیں یا آپ کے عمل سے دوسرے لوگ کراہت یا تکلیف تو محسوس نہیں کر رہے ہیں۔

مختصراً:

وضو اور غسل کے فرائض درج کئے جا رہے ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک بھی رہ جائے تو وضو اور غسل نہ ہوگا زیادہ نہ ہیں نوٹ کرلیں۔ یقین کے ساتھ حفظ کر کے لوگوں کی اصلاح میں اپنا کردار ادا کریں۔

وضو کے فرائض:

وضو کے چار فرائض ہیں۔

۱۔ چہرے کا دھونا۔

۲۔ کہنیوں سمیت ہاتھوں کا دھونا۔

۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴۔ دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

غسل کے فرائض:

غسل کے تین فرائض ہیں۔

۱۔ کلی کرنا۔

۲۔ ناک میں پانی ڈالنا۔

۳۔ پورے جسم پر اس طرح پانی ڈالنا کہ جسم کا کوئی حصہ بھی خشک نہ رہے۔

نہانے سے پہلے ضروری ہے کہ جسم کا گندا حصہ دھولیا جائے اور اس کے بعد اگر ہو سکے تو وضو کرلیا جائے۔

۱۔ سنن نسائی (مترجم) جلد: ۱ص: ۴۷، رقم حدیث: ۹۴۔

وضو/غسل کے بے شمار فوائد ہیں قرآن پاک کے مطابق اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ایک روایت جس کا مفہوم کچھ یوں ہے۔

جس شخص نے اہتمام کے ساتھ وضو کیا ہم اس کی روح کو اجازت دے دیتے ہیں کہ عرشِ معلیٰ کا طواف کرے۔

وضو کرتے وقت اللہ تعالیٰ سے خصوصی طور پر آخرت کی بھلائیاں مانگنی چاہئیں۔ اور ذیل طریقہ کار اختیار کریں۔

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر وضو کی ابتداء کریں۔

۲۔ پھر ہاتھوں کو دھوتے وقت کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پڑھیں۔

۳۔ منہ میں کلی کرتے وقت کہیں یااللہ میں تیرے ذکر کے لئے اپنے منہ کو پاک وصاف کر رہا ہوں۔

۴۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت کہیں یااللہ مجھے جنت کی خوشبو سنگھانا۔

۵۔ منہ دھوتے وقت کہیں یااللہ میری آنکھوں کو گناہ سے بچانا۔

۶۔ دائیں بازو کو دھوتے وقت کہیں یااللہ روزِ قیامت میرا نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دینا۔

۷۔ بائیں بازو کو دھوتے وقت کہیں یااللہ روزِ قیامت میرا نامہ اعمال نہ میرے بائیں ہاتھ میں دینا اور نہ ہی میری پشت کے پیچھے سے دینا۔

۸۔ سر کا مسح کرتے وقت کہیں یااللہ اس دن مجھے اپنے سائے میں رکھنا جس دن تیرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

۹۔ کانوں کا مسح کرتے وقت کہیں یااللہ میرے کانوں میں جنت کی آواز سنانا۔

۱۰۔ گردن کا مسح کرتے وقت کہیں یااللہ میری گردن کو لعنت کے طوق سے بچانا۔

۱۱۔ دائیں پاؤں کو دھوتے وقت کہیں یااللہ میرے دائیں پاؤں کو پُل صراط پر ثابت قدم رکھنا۔

۱۲۔ بائیں پاؤں کو دھوتے وقت کہیں یااللہ میرے بائیں پاؤں کو پُل صراط پر ثابت قدم رکھنا۔

وضو سے فارغ ہو کر کلمہ شہادت پڑھیں۔

أشهد أن لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له وأشهد أن محمد عبده ورسوله۔

مقصدتحریر:

قارئین مندرجہ بالا سطور پڑھنے کے بعد نہ صرف خود پاک وصاف اور باوضو رہنے کی کوشش کریں بلکہ جملہ طریقہ جو مکمل اور سنتِ نبوی ﷺ کا عکاس ہے پر جملہ مسلمانوں کو عمل کرنے کی تلقین کریں بالخصوص فرائض غسل ووضو کی ترویج کریں تاکہ مسلمان فرائض کی ادائیگی اہتمام کے ساتھ کرسکیں۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ کا حصہ ہے ایک صحابیؓ سوال کرتا ہے اے اللہ کے رسول ﷺ میں اللہ کے غصہ سے بچنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا فرائض کا اہتمام کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆

باب نمبر ۳۰:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طہارت خانہ کے آداب کے بارے میں بیان

عن انسؓ بن مالک قال کان رسول اللہ ﷺ اذا دخل الخلاء قال "اللّٰھم انی أعوذبک من الخبثِ والخبائث"۔(۱)

ترجمہ:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے (بیت الخلاء/خاص جگہ) تشریف لے جاتے (تو یہ دُعا پڑھتے) فرماتے "اللّٰھم انی أعوذ بک من الخبث والخبائث" (اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ناپاک چیزوں اور پلید چیزوں (اقسام شیطان) کی)۔

وضاحت:

قضائے حاجت کے لئے ذیل امور پیش نظر رکھے جائیں۔

۱۔ قضائے حاجت کے دوران نہ صرف قبلہ رُخ بلکہ پشت کرنے کی بھی ممانعت ہے۔(۲)

۲۔ قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے کی سخت ممانعت ہے۔

۳۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور آپ ﷺ نے فرمایا ان دونوں قبروں کے مردے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور یہ لوگ کسی بڑی وجہ کے سبب عذاب نہیں دیئے جا رہے ہیں بلکہ ان میں سے ایک شخص پیشاب کے قطروں سے صاف نہیں رہتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری میں مبتلا رہتا تھا اس کے بعد آپ ﷺ نے کھجور کی تازہ شاخ منگوائی اور اس کے درمیان سے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک مُردہ کی قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی اور فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ جس وقت تک یہ شاخیں

۱۔سنن نسائی (مترجم) جلد:۱ص:۴۰ رقم حدیث:۱۹۔

۲۔سنن نسائی (مترجم) جلد:۱ص:۴۰ رقم حدیث:۲۱۔

خشک نہ ہوں اس وقت تک ان دونوں شخصوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔(۱)

۴۔ غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۵۔ سوراخ اور کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۶۔ دورانِ استنجاء پانی یا مٹی کے ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں۔

۷۔ دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت بیان کی گئی ہے۔

۸۔ قضائے شخص کے لئے بیٹھے کو نہ سلام کرنا چاہیئے اور نہ ایسے شخص کو سلام کا جواب دینا چاہیئے۔

۹۔ **بیت الخلاء میں ''داخل ہوتے وقت بائیاں پاؤں پہلے اندر' اور 'نکلتے وقت دائیاں پاؤں باہر رکھنا'' چاہیئے۔**

مقصد تحریر:

قضائے حاجت کے دوران مندرجہ بالا اصول اپنائیں مندرجہ طریقہ عین اسلامی اور احادیث نبوی ﷺ سے عبارت ہے مندرجہ دعا پیرا نمبر ا جو ترجمہ کے ساتھ دی گئی ہے عربی متن کے ساتھ ہو سکے تو ضرور یاد کریں ورنہ ترجمہ ضرور یاد کریں، آئیں احادیث نبوی ﷺ کی ترویج کریں اپنی زندگی میں سیرت طیبہ کے پہلو مزین کریں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اشاعتِ حدیث وسنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم کما حقہ اس کی ترویج کر کے اپنا فرض 'کنتم خیر امة أُخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر '' (۲) (تم بہترین اُمت ہو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہو کیونکہ نیک کام کرنے کا حکم دیتے ہو اور بُرے کاموں سے روکتے ہو) اچھے طریقے سے ادا کر کے دُنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

☆ ☆ ☆

ا۔سنن نسائی (مترجم) جلد:ا ص:۴۵ رقم حدیث:۳۱۔

۲۔ال عمران:۱۱۰۔

باب نمبر ۳۱:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر کام دائیں ہاتھ سے کرنے کا بیان

عن عائشةؓ قالت أن رسول اللّٰه ﷺ كان يحب التيا من ما استطاع في طهوره و نعله و تر جله۔(۱)

ترجمہ:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ امکانی حدتک دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسندیدہ خیال کرتے تھے پاکی حاصل کرنے میں جوتا پہننے میں اور کنگھا کرنے میں۔

وضاحت:

زیر مطالعہ حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ہر کام دائیں ہاتھ سے /دائیں جانب سے کرنا بیان ہے، لہٰذا ہم سب کو بھی چاہیئے کہ اپنا ہر کام حتیٰ الامکان کوشش کریں کہ اپنے روزمرہ امور سنتِ نبی ﷺ سمجھ کر دائیں طرف اوردائیں ہاتھ سے سرانجام دیں۔

مقصدتحریر:

سنتِ رسول ﷺ کی ترویج واشاعت کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی سیرتِ مطاہرہ کے پہلو مدِنظر رکھتے ہوئے اپنی سیرت کے اندر اپنے قائد رحمتہ للعالمین کی سنتوں کو زندہ کریں اور ہر کام کا آغاز دائیں ہاتھ اوردائیں طرف سے اس نیت سے سرانجام دیں کہ ہمارے آقا تاجدارِ حرم ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور ایسا کام کرنے کو پسند کرتے تھے۔

❁ ☆ ☆ ☆ ❁

۱۔سنن نسائی (مترجم) جلد:۱،ص:۸۳، رقم حدیث:۱۱۳۔

باب نمبر ۳۲:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعے کے دن مسنون اعمال کرنے کا بیان

عن أبی هریرةؓ قال رسول اللہ ﷺ خیر یوم طلعت فیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق آدمؑ وفیه أدخل الجنة و فیه أخرج منها۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ بہترین یعنی افضل دن جس میں سورج طلوع ہوا وہ جمعہ کا دن ہے اسی روز آدمؑ کی ولادت ہوئی اسی دن وہ جنت میں داخل کیے گئے اور اسی روز وہ جنت سے باہر نکالے گئے۔(۲)

وضاحت:

نماز جمعہ کے وجوب سے متعلق رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم لوگ دنیا میں بعد میں آئے لیکن روز قیامت سب سے پہلے ہوں گے..... یہودی لوگوں نے ہفتہ کا دن مقرر کیا اور نصاری نے اتوار کا دن۔ اور اللہ تعالی نے ہم لوگوں کو ہدایت عطا فرمائی اس روز (جمعہ) کی اور تمام لوگ ہمارے تابع ہیں کیونکہ جمعہ کا دن دنیا کی پیدائش کا دن ہے۔(۳)

ایک اور روایت میں ہے کہ قیامت بھی جمعہ کے دن وقوع پذیر ہوگی۔

مختصراً:

جمعہ کا دن انتہائی فضیلت والا دن ہے اس دن کو مسلمانوں کے لئے عید کا دن بھی کہا گیا ہے لہذا اس دن ذیل کام کرنے حضور ﷺ کی سنت ہے۔

۱۔ رسول کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق جمعہ کا غسل ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔

۱۔ سنن نسائی (مترجم) جلد: ۱ ص: ۶۱۰ رقم حدیث: ۱۳۷۶۔

۲۔ ایک روایت ہے کہ آدم کی توبہ جمعہ کے دن قبول ہوئی۔

۳۔ سنن نسائی (مترجم) جلد ۱ ص ۶۰۸ رقم حدیث: ۱۳۷۰۔

۲۔ خوشبو لگانا اور مسواک کرنا بھی واجب ہے۔

۳۔ اپنی جسمانی صفائی کرنا افضل ہے جو سنتِ ابرٰہیمی سے ماخوذ ہے ضروری ہے۔

۴۔ مردوں کا پاک وصاف اگر ہو سکے تو نیا بالخصوص سفید لباس یا جو بھی میسر ہو پہننے کا حکم ہے۔

۵۔ نمازِ جمعہ اہتمام کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا نمازِ جمعہ کے لئے ہر ایک بالغ مرد کے ذمہ جانا لازم ہے۔

رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر عذر شرعی تین جمعہ لگاتار چھوڑ دے اس کو چاہیئے کہ وہ ایک دینار صدقہ دے۔ مزید فرمایا جو شخص تین جمعہ کی نماز لگاتار چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔

حضرت اُوسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام دنوں میں تم لوگوں کے واسطے جمعہ کا دن ہے اس روز حضرت آدمؑ کی ولادت ہوئی تھی اسی روز ان کی روح قبض ہوئی اسی روز صور پھونکا جائے گا اور لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو اس روز تم لوگ بہت زیادہ دُرود شریف بھیجو اس لئے کہ تم لوگ جو دُرود بھیجو گے وہ میرے سامنے پیش ہو گا صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کا دُرود آپ ﷺ پر کس طرح پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ مرقدِ اقدس میں ہوں گے۔۔۔۔۔۔ (۱)

مزید فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر دُرود پڑھتا ہے میں اس کا دُرود از خود سنتا ہوں اور وہ مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

غسلِ جمعہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جو شخص جمعہ کے دن اپنی بیوی کو غسل کرائے (تاکید کرے) اور خود بھی غسل کرے اور مسجد میں جلدی پہنچے امام کے نزدیک بیٹھ جائے اور لغو کلام نہ کرے تو اس شخص کو ہر ایک قدم کے عوض ایک سال کے روزے اور عبادت کا اجر ملے گا۔ (۲)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کا دن بارہ گھنٹے کا ہے جو بندہ مومن اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا تم لوگ اس کو عصر کے بعد آخری وقت میں تلاش کرو۔ (۳)

۱۔ سنن نسائی (مترجم) جلد:۱ ص:۶۱۰ رقم حدیث:۱۳۷۷۔

۲۔ سنن نسائی (مترجم) جلد:۱ ص:۶۱۴ رقم حدیث:۱۳۸۴۔

۳۔ سنن نسائی (مترجم) جلد:۱ ص:۶۱۷ رقم حدیث:۱۳۹۲۔

نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے دوران ذیل امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھلانگنا منع ہے۔

۲۔ جس وقت امام خطبہ دے رہا ہو تو خاموشی سے سننا ضروری ہے دورانِ خطبہ کسی شخص کو یہ کہنا کہ ''تم چپ رہو'' بھی غلط کام ہے۔

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن حکم کے مطابق اپنے آپ کو پاک کرے پھر اپنے مکان سے نکلے اور نمازِ جمعہ میں حاضر ہو اور دوران خطبہ و نماز مسجد میں خاموش رہے تو اس کے اگلے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(۱)

تاہم امام کے لئے بھی ضروری ہے کہ:

- خطبہ جمعہ میں غسل کی ترغیب دے۔
- امام خیرات کرنے کی ترغیب دے۔
- امام منبر پر بیٹھ کر اپنی رعایا سے خطاب کرے۔
- خطبہ میں قرآن پاک پڑھے۔
- خطبہ ختم کرنے سے پہلے منبر سے اُترے اور پھر واپس جائے۔
- خطبہ مختصر دینا مستحب ہے۔
- دو خطبے دیئے جائیں اور ان کے درمیان امام بیٹھ جائے۔
- خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنا ضروری ہے۔
- دوسرے خطبے میں قرأت کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ضروری ہے۔

نوٹ: جس نے جمعہ کی ایک رکعت بھی پالی اس کا جمعہ ادا ہو گیا۔

مقصدِ تحریر:

اس باب کے تحریر کرنے کا مقصد اپنی محدود زندگی کے ایام کو بالعموم اور بالخصوص روزِ جمعہ کو سنتِ رسول ﷺ کے مطابق گزارنے کی ترویج، تبلیغ اور عوام الناس کو اشاعتِ سنت ﷺ کی بالخصوص دعوت دینا ہے تاکہ وہ اپنی زندگی کے لمحات کو اسلامی شعائر، طریقے اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق گزار سکیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۔ سنن نسائی (مترجم)' جلد:۱' ص:۶۲۱' رقم حدیث:۱۴۰۶۔

باب نمبر۳۳:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناخن کاٹنے اور جوتا پہننے کے طریقے کا بیان

عن أبی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ خمس من الفطرة قص الشارب ونتف الاءبط و تقلیم الأظفار والا ستعداد والختان.(۱) ۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں پیدائشی سنتیں ہیں

۱۔ مونچھوں کا کترنا۔ ۲۔ بغل کے بال صاف کرنا۔

۳۔ ناخن کاٹنا۔ ۴۔ ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا۔

۵۔ ختنہ کرنا۔

جوتا پہننے کا بیان:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے پاؤں سے شروع کرے اور جب اُتارے تو بائیں پاؤں سے اُتارنا شروع کرے۔(۲)۔

نوٹ: جوتے کو جھاڑ کر پہننا سنتِ رسول ﷺ ہے۔

وضاحت:

حدیث مبارکہ میں پانچ اہم سنتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔(۴) سنتوں کا صاف واضح حکم اور طریقہ اپنی طرز کا ہے جبکہ ناخن ہاتھ پاؤں کے ملاکر (۲۰) بنتے ہیں انہیں ذیل طریقے سے تراشنا سنت ہے۔ ملاحظہ ہوں۔

۱۔ سنن نسائی (مترجم)' جلد ۱'ص:۳۷' رقم حدیث:۱۰۔

۲۔ صحیح مسلم (مترجم)' جلد:۵'ص:۳۱۶۔

باب نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کپڑے پہننے کے طریقے کا بیان

وعن أبي هريرةؓ قال كان رسول الله ﷺ اذا لبس قميصاً بدأ بميامنه۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت قمیص پہنتے دائیں طرف سے پہننا شروع کرتے تھے۔

وضاحت:

زیر نظر حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے بالخصوص قمیص پہننے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے ایک اور حدیث میں حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنو وہ بہت پاکیزہ اور بہتر ہیں اور اپنے مُردوں کو ان میں کفن دو۔ (۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور سونا میری اُمت کی عورتوں کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ (۳) ایک اور حدیث میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو فرماتے "اللّٰهم لك الحمد كما كسوتنيه أسالك خيرة و خير ما صنع له وأعوذبك من شره و شر ما صنع له۔" (۴) (اے اللہ تیرے لئے تعریف ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا میں اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے اور اس کے شر اور اس چیز کے شر سے تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔)

ایک اور حدیث میں روایت ہے اور یہ روایت حضرت ابو داؤد نے بھی کی ہے کہ (جو شخص کپڑا پہنے اور کہے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر حیلہ اور میری قوت کے مجھ کو دیا اس کے

۱۔ مشکوۃ المصابیح (مترجم) جلد:۲، ص:۳۲۷، رقم حدیث:۴۱۳۵۔

۲۔ مشکوۃ المصابیح (مترجم) جلد:۲، ص:۳۲۸، رقم حدیث:۴۱۴۱۔

۳۔ مشکوۃ المصابیح (مترجم) جلد:۲، ص:۳۲۸، رقم حدیث:۴۱۴۵۔ ۴۔ جلد:۲، ص:۳۲۸، رقم حدیث:۴۱۴۶۔

اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں)(۱)

مندرجہ بالا احادیث اور عنوان ہذا سے متعلق دوسری احادیث کا مطالعہ کرنے کے بعد جو آداب کپڑے پہننے کی نسبت بیان ہوئے ہیں تحریر کیے جاتے ہیں (کاربند ہوکر ثواب حاصل کریں)

۱۔ کپڑے پہنتے وقت پہلے قمیص اور بعد میں شلوار وغیرہ پہنی جائے۔

۲۔ کپڑے پہننے کا آغاز دائیں طرف سے کیا جائے۔

۳۔ کپڑے اُتارتے وقت پہلے شلوار اور بعد میں قمیص اُتاری جائے۔

۴۔ کپڑے اُتارتے وقت پہلے بائیں طرف سے کپڑے اُتارنے شروع کئے جائیں۔

۵۔ آغاز پہنتے یا اُتارتے وقت (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) سے کیا جائے۔

۶۔ کپڑے پہنتے وقت درج شدہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔

۷۔ عورتیں ایسا لباس پہننے کی کوشش کریں جس سے ان کے ستر کی عصمت دری نہ ہو۔

۸۔ مرد سفید کپڑے پہننے کی کوشش کریں۔

۹۔ مرد سونا پہننے اور حریر و ریشم کے لباس سے اجتناب کریں۔

۱۰۔ لباس کے اندر ستر کا لحاظ ہونا ضروری ہے۔

۱۱۔ ہمیشہ پاک اور صاف لباس زیب تن کیا جائے۔

مقصد تحریر:

مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں اپنا روزمرہ کا لباس تبدیل کرنے کا شیڈول بنا کر سیرت محمدی ﷺ کا روشن پہلو اپنی زندگی میں لا کر عادت طیبہ میں شامل کر کے پیروکار رسالت محمدی ﷺ کا عملاً ثبوت دیں اور اسکی اشاعت بھی کریں اور طریقہ تبدیلی لباس کا دوسروں کو بھی سکھائیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

❁ ☆ ☆ ☆ ❁

۱۔ مشکوٰۃ المصابیح (مترجم) جلد:۲، ص:۳۲۸، رقم حدیث: ۴۱۴۷۔

باب نمبر ۳۵:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پانی پینے کے مسنون طریقہ کار کے آداب و فضائل کا بیان

عن انسؓ قال کان رسول اللّٰہ ﷺ یتنفس في الشراب ثلثاً وزاد مسلم في روایة ویقول انه اروی وابرأ وأمرأ۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پینے کے دوران تین مرتبہ سانس لیتے تھے مسلم نے ایک روایت میں زیادہ کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا اسطرح پینا خوب سیراب کرتا اور صحت بخشتا ہے۔

وضاحت:

نبی کریم ﷺ نے حدیث مبارکہ میں کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابوھریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص کھڑا ہو کر پانی نہ پیئے۔ جو شخص بھول جائے اسے قے کر دینی چاہیئے۔ (۲) مزید ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس زم زم کا ایک ڈھول لایا گیا آپ ﷺ نے اسے پیا جب آپ ﷺ کھڑے تھے۔ (۳)

مندرجہ بالا اور دیگر احادیث کے مطالعہ سے پانی پینے کا طریقہ بیان ہوا ہے اور اس سے درج ذیل اہم امور سامنے آتے ہیں تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہم روزمرہ کی زندگی میں ہر دن بیسیوں مرتبہ پانی پیتے ہیں اس مندرجہ مسنون طریقہ سے پانی پی کر نہ صرف دنیا میں ظاہری پیاس بجھائیں بلکہ حوضِ کوثر پر ساقیِ کوثر کے دیدار سے بھی مشرف ہونے کے قابل بنیں۔ پانی پینے کے دوران ذیل آداب ملحوظ رکھیں۔

۱۔ پانی پینے سے پہلے (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھیں اور دائیں ہاتھ سے پانی کا برتن پکڑیں۔

۱۔ صحیح مسلم (مترجم) جلد: ۵ ص: ۲۶۳۔
۲۔ صحیح مسلم (مترجم) جلد ۵ ص: ۲۶۳۔
۳۔ صحیح مسلم (مترجم) جلد ۵ ص: ۲۶۳۔

۲۔ پانی بیٹھ کر پئیں۔

۳۔ پانی تین سانسوں میں پئیں۔

۴۔ پانی قبلہ رُخ ہو کر پئیں۔

۵۔ پانی پیتے وقت برتن کے اندر سانس مت لیں۔

۶۔ پانی دیکھ کر پئیں اور پانی پی کر اللہ کا شکر ادا کریں۔

۷۔ نمازِ عصر اور نمازِ مغرب کے درمیان پانی نہ پینا سنتِ انبیاء ہے اس پر عمل درآمد یقینی بنایئے اور بیشمار دنیوی اور اُخروی فیوض سے بہرہ ور ہوں۔

نوٹ: زم زم کا پانی کھڑے ہو کر ایک سانس میں قبلہ رُخ ہو کر پینا مسنون ہے۔

نیز کھانا کھانے کے آغاز میں پانی پینا سنتِ رسول ﷺ ہے اس کے بیشمار طبی فوائد بھی ہیں کھانے کے درمیان میں پانی پینے سے کوئی حرج نہیں البتہ کھانے کے بعد پانی پینا خلافِ سنت ﷺ ہے اس سے ہر صورت احتراز کرنا چاہئے۔

مقصدِ تحریر:

دورِ حاضر میں نبی کریم ﷺ کی سنت کو زندہ رکھیں اور ثواب و برکت کی نیت سے اپنے قلوب کو منور کریں۔ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور دیدار سے مشرف فرمائے۔ نیز ایک حدیث میں تحریر ہے جس کا مفہوم یوں ہے جو شخص مندرجہ بالا طریقہ کار کے مطابق پانی پیئے گا اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے ثواب کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔

﴿ ☆ ☆ ☆ ﴾

باب نمبر۳۶:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوشبو لگانے کے مسنون طریقہ اور آداب کے بارے میں بیان

عن أبي هريرةؓ قال قال رسول اللّٰهﷺ طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه طيب النسآء ما ظهر لونه وخفي ريحه۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کی خوشبو تو وہ ہے کہ جس کی بُو معلوم ہو لیکن اس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن نہ پھیلے۔

وضاحت:

یہ امر واضح ہے کہ خوشبو لگانا رسولِ کریم رؤف الرحیمﷺ کی سنت مطاہرہ ہے لیکن اس کے چند اصول بھی ہیں

یہ کہ خوشبو لگاتے وقت:

- مرد خوشبو لگائے اس کی بُو آئے لیکن نظر نہ آئے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے عمدہ پاکیزہ خوشبو مسک (مُشک کستوری) ہے۔(۲)
- عورت جو خوشبو لگائے اس کا رنگ وغیرہ نظر آئے لیکن خوشبو اتنی تیز نہ ہو کہ گرد و نواح میں پھیل جائے۔ ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائے پھر لوگوں کے پاس جائے اس لئے کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے۔(۳)
- ایسی خوشبو کا استعمال کیا جائے جو الکوحل سے پاک ہو۔
- خوشبو لگانے کا مقصد سنت رسولﷺ ہونا چاہیئے۔

۱۔ سنن نسائی (مترجم) جلد:۳، ص:۵۲۹، رقم حدیث:۵۱۲۳۔

۲۔ سنن نسائی (مترجم) جلد:۳، ص:۵۳۰، رقم حدیث:۵۱۲۵

۳۔ سنن نسائی (مترجم) [illegible]

- خوشبو نہا کر بالعموم اور جمعہ سے قبل بالخصوص ضرور لگانی چاہیئے۔
- عورت کا تیز خوشبو لگا کر غیر محرم کے سامنے جانا حرام ہے۔

حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جس وقت خوشبو لگاتے تو وہ ''عود'' نامی خوشبو کا دھواں لیتے یعنی سونگھتے تھے اور اس میں دوسری کوئی خوشبو نہ لگاتے اور کبھی ''کافور'' نامی خوشبو اس میں شامل کرتے تھے اور پھر فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے اس طرح بھی خوشبو لگائی ہے۔(۱)

مقصد تحریر:

روز مرّہ میں ہم لوگ خوشبو کا استعمال بکثرت کرتے ہیں خوشبو کے استعمال سے قبل ہم (مندرجہ بالا قواعد کے مطابق) یہ نیت کر کے استعمال کریں کہ خوشبو سنتِ رسول ﷺ ہے اور ہم اس کو اسی لئے لگا رہے ہیں تو ہمیں ثواب دارین اور شفاعتِ محمدی ﷺ حاصل ہو سکتی ہے دین و دُنیا میں کامیابی مقدر بن سکتی ہے۔ آیئے اس سنتِ رسالت ﷺ کو عام کریں اور خود بھی کاربند ہو کر زندگیاں سنواریں۔

آئینہ دیکھنے کی بابت دُعا:

اَللّٰهم كما حَسَّنت خَلْقي فحسن خُلُقِي.(۲)

(اے اللہ! جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میری سیرت بھی اچھی بنادے)

☆ ☆ ☆

۱۔ سنن نسائی (مترجم) جلد: ۳، ص: ۵۳۵، رقم حدیث: ۵۱۴۱۔

۲۔ نزل الابرار ص: ۳۷۲۔

باب نمبر ۳۷:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غصہ فرو کرنے کے بارے میں بیان

عن أبی هریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لیس الشّدید بالصّرعة انما الشدید الذّي یملک نفسه عند الغضب۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے طاقتور وہ نہیں جو دوسروں کو پچھاڑے۔ بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

وضاحت:

مندرجہ بالا حدیث پاک میں غصہ دبانے کی تعلیم دی گئی ہے اور حدیث مندرجہ کا مفہوم یہ ہے کہ غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر ضبط کرتے ہوئے حدِ اعتدال سے آگے نہ بڑھا جائے۔ کیونکہ تحمل اور برد باری بلند پایہ صفات ہیں اور جو لوگ ان صفات کے حامل ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم سے متعلق ارشاد ہے" **ان ابراهیم لحلیم أوّاہٌ منیب۔**"(۲)(بیشک ابراہیم برد بار نرم دل اور رجوع کرنے والا ہے)

رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کے متعلق فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں خدا اور اس کا رسول ﷺ پسند کرتے ہیں ایک برد باری اور دوسری آہستگی۔

غضب کے وقت ضبط نفس سے کام لینے کا نام حلم اور برد باری ہے اسی لئے حضور ﷺ نے اس شخص کو طاقتور قرار دیا ہے جو اپنے غصے کو دباتا ہے وہ شخص حقیقی طاقتور ہے۔ اسلام نے غصہ کے دبانے کو احسان کے مشابہہ قرار دیا ہے قرآن شاہد ہے" **والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب**

۱۔ صحیح بخاری (مترجم) جلد:۳، ص:۲۱۰، رقم حدیث:۱۰۴۶۔

۲۔ ھود:۷۵

المحسنین ''(۱) (غصہ کو پی جانے/دبانے والے۔لوگوں کے قصور معاف کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا اور محسن رکھتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص باوجود قدرت کے غصہ کو دبا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن سب کے سامنے بلا کر انعام خاص کا مستحق ٹھہرائے گا۔

حضور اکرم ﷺ نے مزید فرمایا۔''جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وضو کرے۔''

غصہ دبانے سے محبت واُلفت کو تقویت ملتی ہے۔انسان میں عزم اور بلند حوصلگی پیدا ہوتی ہے غصہ دبانے والے کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے انسانی عظمت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔

غصہ دبانے کے طریقے:

۱۔اعوذ باللہ پڑھا جائے۔

۲۔ٹھنڈا پانی پیا جائے۔

۳۔اگر انسان کھڑا ہے تو بیٹھ جائے اگر بیٹھا ہے تو لیٹ جائے۔

۴۔وضو کرے اور نوافل ادا کرے۔

۵۔تلاوتِ قرآن کرے۔

مقصدتحریر:

حدیث درج کرنے کا مقصد معاشرتی بگاڑ کا خاتمہ اور تعلیم ہذا پر عمل پیرا ہو کر محبت واُلفت کو فروغ دیتے ہوئے انسان کے وقار وعظمت میں اضافہ کرتے ہوئے انسانیت کی رفتہ معراج کو بلندیوں پر فائز کرنا ہے۔جدید دور کے جدید تقاضوں اور نفسا نفسی کی گوناگوں مصروفیات میں اللہ تعالیٰ معاشرے میں ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہوئے احسان کرنے اور معاملات افہام وتفہیم سے حل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سنتِ نبوی ﷺ پر صرف اس لئے عمل کریں کہ یہ آقا تاجدارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ ﷺ کا عمل رہا ہے۔اور ہم روزِ محشر شفاعتِ نبوی ﷺ کے حقدار ٹھہریں۔کہ ہم نے دنیا نہ صرف آپ ﷺ کی تعلیمات کو پڑھا ہے بلکہ عمل کرتے ہوئے تعلیمات دوسروں تک صرف اس لئے پہنچائی ہیں کہ وہ بھی عمل کریں اور آپ ﷺ کے ساتھ عملی محبت و

۱۔ال عمران:۱۳۴۔

ارادت اور غلامی رسول ﷺ کا عملی نمونہ پیش کر کے معاشرتی اصلاح کرتے ہوئے انسانیت کی معراج میں اپنا کلیدی کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام لوگوں کا حامی وناصر ہو۔ جو تعلیمات مصطفوی ﷺ پر عمل کرتے ہیں ان کی ترویج کرتے ہیں اور دوسروں کو اپنے عمل کے ذریعے اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اللہ ان کی غیبی مدد فرمائے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆

باب نمبر ۲۸:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسلمان کی تدفین کے طریقہ کار اور آداب وفرائض کا بیان

عن عائشہؓ أن رسول اللّٰہ ﷺ قال من أحب لقاء اللّٰہ أحب اللّٰہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللّٰہ کرہ اللّٰہ لقاءہ زاد عمرو في حدیثہ فقیل یا رسول اللّٰہ ﷺ کراھیتہ لقاء اللّٰہ کراھیتہ الموت کلنا نکرہ الموت قال ذاك عنه موته إذا بُشر برحمة اللّٰہ و مغفرته أحب اللّٰہ لقاءہ وأحب اللّٰہ لقاءہ وإذا بشر بعذاب اللّٰہ کرہ لقاء اللّٰہ وکرہ اللّٰہ لقاءہ۔(۱)

ترجمہ:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے معنی ہیں! موت سے ملاقات.... موت سے ملاقات تو ہمارے میں سے ہر ایک آدمی برا سمجھتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کا تعلق تو مرنے کے وقت ہے جس وقت کسی شخص کو مرنے کے وقت رحمت اور مغفرت خداوندی کی خوشخبری سنائی جاتی ہے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور جس وقت اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو برا خیال کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو برا خیال کرتا ہے۔

وضاحت:

ا۔صحیح بخاری (مترجم) جلد ۳ ص [illegible] رقم حدیث ۱۳۳۷۔

سنن نسائی (مترجم) جلد ا ص ۱۰ رقم حدیث ۱۸۲۱۔

کل نفس ذائقة الموت۔(۱)

(ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے)

جب انسان اس دُنیا فانی سے دُنیا بقاء کی طرف کوچ کر جائے تو اس کے قریبی رشتہ دار اور دوستوں پر ذیل امور کا ادا کرنا واجب ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی بھی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ شخص نیک آدمی ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ شخص نیک عمل کرے اور زیادہ بھلائی کا کام کرے اور اگر گناہ گار ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ شخص گناہ سے توبہ کرے۔ مزید فرمایا تم لذتوں کو مٹانے والی اور کاٹ ڈالنے والی چیز (موت) کو بہت یاد کیا کرو۔ (مرنے کی خواہش کرنا) یعنی (مجھے جلد موت آئے) ممنوع اور موت کا ذکر کرنا واجب ہے۔

ا: امور جو وقت نزاع سے لیکر میت کے غسل تک کئے جانے ضروری ہیں:

- قریب المرگ آدمی کو دائیں پہلو لٹا کر اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور اس کے سامنے کلمہ شہادت باآواز بلند پڑھا جائے اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین ہرگز نہ کی جائے اسلامی کتب کے اندر یہ چیز درج ہے اور حقیقت ہے کہ وقت نزاع کی سختی بہت زیادہ ہوتی ہے اگر آدمی ساری زندگی نیک کام کرتا رہا یا شرع رہا اور آخری وقت شدت نزاع کے وقت تلقین کے دوران نہ کر بیٹھا تو دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اگر آپ اس کے سامنے کلمہ شہادت پڑھیں گے تو اللہ اسے توفیق دے گا اور اگر وہ خود دنیا میں نیکے اسے رغبت رکھتا رہا تو آخری وقت پر بھی کلمہ پڑھ لے گا۔
- جب آدمی پر نزاع کا وقت طاری ہو جائے تو سورۃ یٰسین باآواز بلند پڑھی جائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے اللہ اس کی برکت سے نزاع کے وقت میں آسانی پیدا کرتا ہے۔
- جب آدمی فوت ہو جائے تو انا للہ وانا الیہ راجعون (۱) پڑھا جائے۔
- موت کے بعد آدمی کے جبڑے باندھ دیں آنکھیں بند کر دیں ہاتھ پیر سیدھے کر دیں پاؤں کے دونوں

۱۔ سورۃ الانبیاء ۳۵

۲۔ البقرۃ ۱۵۶

انگوٹھے رسی کے ساتھ باندھ دیں اور میت کو ڈھانپ دیا جائے۔

- میت کا بوسہ لینا جائز ہے۔
- میت پر نوحہ کرنے سے گریز کیا جائے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "میت کو اس کے اہلِ خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے"۔(۱)

ii: امور جو میت کے غسل سے تدفین تک کرنے ضروری ہیں:

مسلمان کی میت کو غسل دینا واجب ہے غسل دیتے وقت ذیل امور مدنظر رکھے جائیں۔

- حتی الامکان کوشش کی جائے کہ غسل انتہائی قریبی رشتہ دار دے۔ اگر ممکن نہ ہو تو قریبی رشتہ دار کا پاس ہونا ضروری ہے۔
- میت کے غسل کے پانی کو گرم کیا جائے اور اس میں بیری کے پتے استعمال کیے جائیں۔
- میت کو غسل دینے کے لئے جس تختہ پر لٹایا جائے اس تختہ کو طاق مرتبہ دھویا جائے۔
- غسل دینے والے پر لازم ہے کہ وہ میت کو غسل دینے سے پہلے غسل کرے اور غسل دینے کے بعد غسل کرنا لازمی ہے اور یہ انتہائی ضروری ہے۔
- غسل دیتے وقت میت کو تختہ پر لٹا کر اس کی شرم گاہ پر پردہ ڈال دیں اس کو سہارا دے کر بٹھائیں اور پیٹ کو ملیں اگر غلاظت نکلے تو صاف کر لیں۔
- میت کو وضو کرائیں مگر منہ اور ناک میں پانی نہ ڈالیں پھر اس کے سارے جسم پر پانی بہائیں میت کو دائیں جانب سے غسل دینا شروع کریں۔
- میت کو تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دیا جائے۔
- میت کے سر اور داڑھی کو خطمی کے ساتھ دھوئیں۔
- میت کو آخری مرتبہ غسل دیتے وقت پانی میں کافور وغیرہ ملائیں۔
- میت کو کسی کپڑے سے خشک کریں اور کفن پہنائیں اس کے سر اور داڑھی پر خوشبو لگائیں اور سجدہ کی جگہ کافور ملیں۔

۱۔ سنن نسائی (مترجم) جلد ۱، ص ۱۴۰، رقم حدیث ۱۸۵۱۔

- کفن عمدہ اور سفید رنگ کا ہو۔ جو شخص حالت احرام میں فوت ہو جائے اس کو دو چادروں میں ہی دفن کیا جائے نبی کریم ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے ایسا شخص حالت احرام میں ہی دوبارہ اٹھایا جائے گا۔
- مرد کو تین کپڑوں یعنی تہبند قمیص اور اوپر کی چادر کا کفن دینا سنت ہے جبکہ عورت کو پانچ کپڑوں تہبند قمیص، داڑھی، سینہ بند اور اوپر کی بڑی چادر میں کفنایا جائے۔
- میت کے بالوں کو کنگی سے نہ سنوارا جائے نہ داڑھی میں کنگی کی جائے جسم کے کسی حصہ کے کسی بھی قسم کے بال وغیرہ نہ کاٹے جائیں اور نہ ناخن تراشے جائیں۔
- میت کو کفن پہنانے سے پہلے کفن کو خوشبو کی دھونی دی جائے۔
- فوت شدہ کا جنازہ پڑھا جائے نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ دنیا کے تین کاموں میں جلدی کیا کرو۔ نماز کا وقت ہو جائے تو ادا کرنے میں۔ بچی جوان ہو جائے تو شادی کرنے میں اور کوئی فوت ہو جائے تو جنازہ پڑھنے میں۔
- جب گھر سے جنازہ اٹھایا جائے تو جنازہ جنازگاہ میں ادا کرنے کی کوشش کی جائے نماز جنازہ مسجد میں نہیں ہونی چاہیے۔
- میت کی چارپائی کو چاروں کونوں سے پکڑ کر قبرستان کی طرف تیز چلا جائے۔
- جب جنازہ قبرستان پہنچ جائے تو جب تک چارپائی نیچے نہ اتاری جائے لوگوں کا بیٹھنا مکروہ ہے۔
- جب کوئی بھی جنازہ گزرے تو دیکھنے والوں پر فرض ہے اس کے احترام میں کھڑے ہو جائیں جنازے کی طرف منہ کر لیں یہی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔
- مرنے والے کا ذکر اچھے الفاظ میں کیا جائے۔
- جنازے کے ساتھ چلا جائے اس کے ساتھ چلنے کی فضیلت ہے۔
- نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ نماز جنازہ ادا کئے جانے تک کے وقت موجود رہے تو اس شخص کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ (۱)
- نماز جنازہ کے لئے امام حاکم وقت ہے۔

۱۔ سنن نسائی (مترجم) جلد ۱ ص ۶۱۸ رقم حدیث: ۱۹۹۹۔

- امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو۔
- نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس میت پر 40 مسلمان افراد جنازہ پڑھ لیں بعد میں اس کی بخشش کی سفارش کریں تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔(۱)
- تین اوقات میں سورج طلوع ہونے، سورج کے درمیان میں یعنی دوپہر کے وقت اور سورج غروب ہونے کے وقت میت کی تدفین ممنوع ہے۔

نوٹ: غسل دیتے وقت اگر میت مذکر ہے تو تمام افراد مرد ہی پاس رہیں گے اور اگر عورت ہے تو تمام عورتیں غسل و تکفین کے وقت پاس رہیں گی۔

iii: امور جو میت کی تدفین کے بعد کرنے ضروری ہیں۔

- میت کو جب قبر میں اتارا جائے تو بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پڑھا جائے۔
- میت کو قبر میں رکھ کر اس کو دائیں پہلو قبلہ رخ کر دیا جائے کفن کے بند کھول دیئے جائیں۔
- قبر میں مٹی ڈال کر کوہان دار بنایا جائے۔
- جو بچہ پیدائش کے بعد آواز نکال کر مر جائے اس کا نام رکھنا غسل دینا اور کفن کرنا اور نماز جنازہ پڑھنا ورثاء پر لازم ہے۔
- اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو اسے کپڑے میں لپیٹ کر قبرستان کی ساتھ والی زمین میں دفن کر دیا جائے اور نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔
- قبر پر نہ چراغ جلائیں جائیں اور نہ ہی بیٹھا جائے۔
- قبر پر میت کی تدفین کے بعد سبز درخت کی شاخ لگانی سنت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: کہ جب تک قبر پر شاخ سرسبز رہے تو اللہ تعالیٰ میت کے عذاب میں تخفیف فرماتا ہے۔
- میت کے لئے ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔
- میت کے نیک کاموں کو یاد کرنا اس کی برائیوں کو نظر انداز کرنا اس کے لیے مغفرت طلب کرنا سنت رسول ﷺ ہے۔

۱۔ سنن نسائی (مترجم) جلد اول ص:۱۳۹ رقم حدیث ۱۹۹۵۔

○ کوشش کی جائے کہ عورت کو رات کی تاریکی میں انتہائی پردے و اہتمام کے ساتھ دفن کیا جائے۔

مقصد تحریر:

اس باب کے متعلق رسول ﷺ کی حدیث درج کرنے کا مقصد یہی ہے کہ دورِ حاضر میں عوام الناس کو بالعموم اور امتِ مسلمہ کو بالخصوص باور کروایا جائے کہ بندہ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے۔ لہٰذا بندے کی مرنے کے بعد تجہیز و تکفین انتہائی اہتمام کے ساتھ کی جائے اور مندرجہ بالا اصول انتہائی ذمہ داری کے ساتھ کتبِ احادیث سے بعد از مطالعہ نوٹ کئے گئے ہیں کیونکہ ہم سب نے ایک دن مرنا ہے اللہ کے حضور ملاقات کرنی ہے ہم پر واجب ہے کہ اس اہم مرحلے کے اصولوں کو اچھی طرح یاد رکھیں دوسروں کو اس کی تعلیم دیں اور سنتِ نبویہ ﷺ پر عمل کر کے اپنی آخرت سنواریں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

باب نمبر ۳۹:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زمانے کو برا کہنے کی ممانعت کا بیان

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ یؤ ذینی ابن آدم یسبّ الدھر وانا الدھر بیدی الأمر أقلب اللیل والنھار۔(۱)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان مجھے تکلیف دیتا ہے جب وہ زمانے کو بُرا بھلا کہتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں تمام اُمور میرے ہاتھ میں ہیں میں ہی دن رات کو گردش دیتا ہوں۔

وضاحت:

ابتدائے آفرینش سے لیکر قیامت کے قائم ہونے تک کے زمانے میں سے بہترین زمانہ وہ ہے جس میں نبی کریم ﷺ معبوث کیے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے اور بہترین اُمت میری اُمت ہے۔

تمام امور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں یعنی تمام امور کا انجام و ابتداء اللہ تعالیٰ ہی کی مرہون منت ہے دن اور رات سورج اور چاند تمام ایک انداز ے کے ساتھ مقرر کر دیئے گئے ہیں انسانی عقل ان میں کسی قسم کا تفاوت نہ دیکھے گی۔

مقصد تحریر:

انسان زمانے کو / وقت کو بُرا بھلا نہ کہے بعض اوقات انسان مایوسی کے عالم میں زمانے کو / دورِ حاضر کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتا ہے ایسا کرنا گناہ ہے اس عمل سے کنارہ کشی اختیار کر کے سنت رسالت ﷺ کو زندہ کرتے ہیں اور تعلیمات فرمودات نبی کریم ﷺ میں اپنی حد جانیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۔ سنن ابو داؤد (مترجم) جلد ۳، ص ۵۲۹، رقم حدیث: ۱۳۲۲۔

باب نمبر ۴۰:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلت والی مسنون دُعا اور کلمات کے بارے میں بیان

حدیث أنس قال: كَانَ أكثرُ دُعاءِ النّبي ﷺ اللّٰهم ربّنا آتنا في الدنيا حسنةً وَ في الآخرة حسنة و قنا عذاب النّار۔ (۱)

ترجمہ:

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دُعا کیا کرتے تھے (اللّٰهم ربنا ---- عذاب النار) اے اللہ ہمیں دنیا اور آخرت کی اچھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں (جہنم کی) آگ کے عذاب سے بچا!

حدیث أبي هريرةؓ قال كلمتان خفيفتانِ على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان اللّٰه العظيم ٗسبحا ن اللّٰه وبحمده۔ (۲)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دو کلمے ہیں دونوں زبان پر تو ہلکے ہیں لیکن میزان میں بھاری ہیں یہ رحمان کو عزیز ہیں (وہ کلمات یہ ہیں) سُبحانَ اللّٰه العظيم (اللہ تعالیٰ کی ذات منزہ اور عظمت والی ہے) اور سُبحان اللّٰه وبحمده (اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب و نقص سے پاک ہے اور وہی حمد و ثناء کے لائق ہے۔

وضاحت:

دین و دنیا کا باہمی تعلق اور ان میں اعتدال و توازن ایک ایسا موضوع ہے کہ جسے کسی مذہب کے حق و

۱۔ صحیح بخاری (مترجم)' جلد: ۳' ص: ۱۳ا' رقم حدیث: ۱۳۱۲۔

۲۔ صحیح بخاری (مترجم)' جلد: ۳' ص: ۱۹ا' رقم حدیث: ۱۳۲۹۔

باطل ہونے کا معیار قرار دیا جا سکتا ہے۔ کائنات کی آفرینش سے لے کر آج تک اسلام کے سوا باقی سب مذاہب نے اس کے معیار میں غلطی کی ہے۔ دین اور دنیا کا موازنہ اور ان دونوں میں صحیح تناسب کا قائم رکھنا اس قدر مشکل ہے کہ یورپ کے بڑے بڑے اہلِ نظر اسے ناممکن قرار دے رہے ہیں اور اس کے حاصل ہونے پر حسرت ظاہر کرتے ہیں اسلام کے علاوہ دیگر تمام مذاہب کی تلقین و تعلیم یہ ہے کہ اس دنیا میں انسان کا حصہ کھانا پینا اور کفن ہے۔

لیکن اسلام بتاتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ بھی ہے سب انسان کے لئے ہے اور اب یہ انسان پر ہے کہ اس سے جائز طور پر لطف اندوز ہو۔ سورۃ نحل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''اور اللہ ربّ العزت نے تمہارے لئے رات و دن سورج اور چاند ستاروں کو مسخر و ماتحت فرما دیا۔ جو اللہ کے حکم کے سامنے سرتسلیم کئے ہوئے ہیں'' (۱)

قرآن پاک میں کئی آیات ہیں جن کا استقصاء ضروری نہیں ان آیات میں صراحت کے ساتھ ارشاد ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے سب اسی کے لئے ہے کہ انسان اس سے فائدہ اُٹھائے۔ استقصاء سے ثابت ہے کہ قرآن مجید نے (۲۵) مقامات پر مال و دولت کو اللہ تعالیٰ کا فضل کہا ہے (۲۱) جگہوں پر اسے ''خیر'' کے لفظ سے تعبیر کیا ہے (۱۲) مقامات پر رحمت کا لقب دیا ہے۔

اگر دنیاوی نعمتوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے تو ایک مال دوسری اولاد اور تیسری چیز شہرت اور نیک نامی ہے۔ قرآن نے اولاد کو دنیا کی زندگی کی زینت قرار دیا ہے اور تیسری چیز یعنی شہرت و نیک نامی کو تو اللہ تعالیٰ نے احسان قرار دیا ہے اور یہ احسان نبی کریم ﷺ پر بھی کیا اور قرآن میں فرمایا ''ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔'' (۲)

مختصراً:

قرآن مجید نے مختلف مواقع پر مال و دولت کی برائی بھی بیان کی ہے لیکن جب دونوں قسموں کا موازنہ کیا جائے تو حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ جس مال و دولت کی برائی بیان کی جارہی ہے وہ ایسا مال و دولت ہے کہ جسے بے موقع و محل صرف و خرچ کیا جائے اور اس کی برائی کا انکار کس شخص کو ہو سکتا ہے۔ لہذا باب ہذا کی حدیث میں نبی کریم ﷺ کا قول اس لئے نقل کیا گیا ہے کہ ہم بھی اپنی روزمرہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کے حضور

۱۔ النحل: ۱۲۔

۲۔ الم نشرح: ۴۔

دُعائیں مانگیں کہ اے اللہ! ہمیں دنیا وآخرت کی بھلائی عطا فرما۔ قرآن میں اس مضمون پر صراحت سے تبصرہ کیا گیا ہے یعنی کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما تو آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہ ہوگا اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے اللہ" ہمیں دُنیا وآخرت میں بھلائی عطا فرما اور عذابِ دوزخ سے محفوظ رکھنا' لہٰذا اہلِ ایمان کو بھی حضور ﷺ کی اس دُعا پر عمل کرتے ہوئے بارگاہِ ایزدی سے یہی دُعا مانگنی چاہیے۔

باب ہٰذا کا دوسرا حصہ حدیث مبارکہ جس میں ذکرِ الٰہی کی فضیلت بیان ہے سے متعلق ہے یہ حقیقت واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں ذکرِ الٰہی کے فوائد اور فضائل بیان فرمائے' اسی طرح ایسے لوگوں کے مفاسد اور مضمرات بھی ذکر فرمائے ہیں یعنی جو لوگ ذکرِ الٰہی سے اعراض اور روگردانی کرتے ہیں قرآن پاک شاہد ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' 'اور جس شخص نے میری یاد سے روگردانی کی تو بلاشبہ ایسے شخص کے لئے تنگ زندگی ہے اور ہم قیامت کے دن اسے اُوندھا اُٹھائیں گے وہ پوچھے گا اے میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو انکھیارتھا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ یونہی تمہارے پاس میری آیات آتی تھیں تو نے انہیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تمہاری خبر لینے والا کوئی شخص نہ ہوگا'' (۱) نیز ذکرِ الٰہی سے غافل رہنے والے بدنصیب افراد کی سزا ذیل آیتِ مبارکہ میں ارشاد فرمائی گئی ہے' 'اور جو شخص اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے تو اللہ تعالیٰ سے چڑھے عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔'' (۲)

زیرِ نظر وضاحت طلب حدیث میں مافی معانی صرف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیا جائے۔ اور دو کلمات جن کی بابت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ روزِ محشر اعمالِ صالح میں وزنی اعمال ہیں ہر اُمتی ان کا وردِ مسعود کرے۔ کیونکہ بقول رسالت مآب ﷺ یہ زبان پر ہلکے یعنی ادا کرنے میں آسان اور اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ترین کلمات ہیں۔ یعنی ''سُبحان اللّٰہ العظیم وسُبحان اللّٰہ وبحمدہ'' یہ ایسے کلمات جن میں ربِ کائنات کی پاکی بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

تمت هذه الورقة بالخير

۱۔ طٰہٰ: ۱۲۴ تا ۱۲۶۔

۲۔ الجن: ۱۷۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زندگی گزارنے کے سنہری اصول

یارسول اللہ ﷺ میں امیر بننا چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا قناعت اختیار کرو امیر ہو جاؤ گے۔

یارسول اللہ ﷺ میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا تقویٰ اختیار کرو عالم ہو جاؤ گے۔

یارسول اللہ ﷺ میں سب سے زیادہ عزت والا بننا چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا مخلوق کے سامنے ہاتھ پھیلانا بند کر دو باعزت بن جاؤ گے۔

یارسول اللہ ﷺ میں سب سے اچھا آدمی بننا چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو نفع پہنچاؤ۔

یارسول اللہ ﷺ میں عادل بننا چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا جسے اپنا لیے اچھا جانو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں سب سے زیادہ طاقتور بننا چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا اللہ پر توکل کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں اللہ کے دربار میں خاص توجہ چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں رزق کی کشادگی چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ باوضو رہو۔

یارسول اللہ ﷺ میں دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا حرام نہ کھاؤ۔

یارسول اللہ ﷺ میں روز قیامت اللہ کو گناہوں سے پاک ہو کر ملنا چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا جنابت کے فوراً بعد غسل کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں ایمان کی تکمیل چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا اخلاق اچھے کرلو۔

یارسول اللہ ﷺ میں گناہوں میں کمی چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا کثرت سے استغفار کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں قیامت کے روز نور میں اٹھنا چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا ظلم کرنا چھوڑ دو۔

یارسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ پر رحم کرے — آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندوں پر رحم کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں کہ اللہ میری پردہ پوشی کرے — آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کی پردہ پوشی کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں رسوائی سے بچنا چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا زنا سے بچو۔

یارسول اللہ ﷺ میں چاہتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بن جاؤں — آپ ﷺ نے فرمایا فرائض کا اہتمام کرو۔

یارسول اللہ ﷺ میں احسان کرنیوالا بننا چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی بندگی کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو یا وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

یارسول اللہ ﷺ کیا چیز گناہوں سے معافی دلائے گی — آپ ﷺ نے فرمایا آنسو عاجزی بیماری۔

یارسول اللہ ﷺ کیا چیز دوزخ کی آگ کو ٹھنڈا کرے گی — آپ ﷺ نے فرمایا دنیا کی مصیبتوں پر صبر۔

یارسول اللہ ﷺ کیا چیز اللہ کے غصے کو سرد کرتی ہے — آپ ﷺ نے فرمایا چپکے چپکے صدقہ اور صلہ رحمی۔

یارسول اللہ ﷺ سب سے بڑی برائی کیا ہے — آپ ﷺ نے فرمایا بد اخلاقی اور بخل۔

یارسول اللہ ﷺ سب سے بڑی بھلائی کیا ہے — آپ ﷺ نے فرمایا اچھے اخلاق، تواضع اور صبر۔

یارسول اللہ ﷺ میں اللہ کے غصے سے بچنا چاہتا ہوں — آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر غصہ کرنا چھوڑ دو۔